قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 06 / جنوری 2023ء | 13 / جمادی الثانی 1444 ہجری قمری | 06 / صلح 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ :05

ارشاد باری تعالیٰ

خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰہِلِیۡنَ ﴿۲۰۰﴾

(الاعراف:200)

عفو اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔

فرمان خلیفۂ وقت

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی اکثریت دین سے دور ہٹ گئی ہے اس لئے ان کے برائی اور اچھائی کے معیار بھی بدلتے جا رہے ہیں۔ مثلاً اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ آزادی اور فیشن کے نام پر عورتوں مردوں میں ننگ عام ہو رہا ہے۔ ترقی یافتہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ کھلے عام بے حیائی کی جائے۔ حیا نام کی کوئی چیز نہیں رہی اور ظاہر ہے اس کا اثر پھر ہمارے بچوں اور بچیوں پر بھی ہو گا جو یہاں رہتے ہیں اور کچھ حد تک ہو بھی رہا ہے۔

بعض بچیاں جب جوانی میں قدم رکھنے لگتی ہیں تو مجھے لکھتی ہیں کہ اسلام میں پردہ کیوں ضروری ہے؟ کیوں ہم تنگ جین اور بلاؤز پہن کر بغیر برقع کے یا کوٹ کے گھر سے باہر نہیں جاسکتیں؟ کیوں ہم یہاں یورپ کی آزاد لڑکیوں جیسا لباس نہیں پہن سکتیں؟ پہلی بات تو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا۔ اگر ہم نے یہ اعلان کرنا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور دین پر قائم ہیں تو پھر پابندی بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر، ان کے حکموں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب امور الایمان حدیث 9)

(خطبہ جمعہ 13/ جنوری 2017ء)

اس شمارہ میں

- قرآن کی تلاوت (منظوم)
- ربط ہے جان محمد سے مری جاں کو مدام
- بنیادی مسائل کے جوابات
- یاد رفتگان
- کیا عقل داڑھ ختم ہو رہی ہے؟
- ایک سبق آموز بات

فرمانِ رسولؐ

آنحضرتؐ نے فرمایا:

اَلۡحَیَاءُ مِنَ الۡاِیۡمَانِ

ترجمہ:۔ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

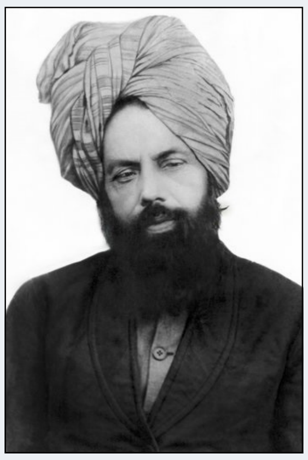

ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں۔ کیونکہ اَلۡاِسۡتِقَامَتُ فَوۡقَ الۡکَرَامَتِ مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی ان پر سختی کرے تو حتی الوسع اُس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدّد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔ انسان میں نفس بھی ہے اور اُس کی تین قسم ہیں۔ امّارہ، لوّامہ، مطمئنّہ، امّارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوشوں کو سنبھال نہیں سکتا اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گِر جاتا ہے۔ مگر حالت لوّامہ میں سنبھال لیتا ہے۔ مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستاں میں لکھی ہے کہ ایک بُزرگ کو کُتّے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اُسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اُس نے جواب دیا۔ بیٹی۔ اِنسان سے کُتپن نہیں ہوتا۔ اسی طرح انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کُتپن کی مِثال صادق آئے گی۔ خدا کے مقرّبوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بُری طرح ستایا گیا۔ مگر اُن کو اَعۡرِضۡ عَنِ الۡجَاھِلِیۡنَ (الاعراف:200) کا ہی خطاب ہوا۔ خود اُس انسان کامِل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کو بہت بُری تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بد زبانی اور شوخیاں کی گئیں۔ مگر اس خُلقِ مجسّم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کِیا۔ اُن کے لئے دُعا کی۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عِزّت اور جان کو ہم صحیح سلامت رکھیں گے۔ اور یہ بازاری آدمی اُس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ حضُور کے مخالف آپ کی عزّت پر حَرف نہ لا سکے۔ اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپ کے قدموں میں گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 102-103 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

دربارِ خلافت

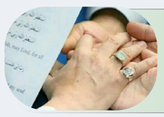

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معاملہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع 2022ء کے موقع پر خدام کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

آج اس اختتامی اجلاس میں مَیں مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران کی بعض بنیادی ذمہ داریوں اور فرائض کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کو کبھی بھی یہ بھولنا نہیں چاہیے کہ وہ حقیقی مقصد جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا ہےوہ اس کی عبادت کے لیے ہےاور اس ضمن میں عبادت کی اولین شکل روزانہ کی پنج وقتہ نماز ہے یعنی صلوٰۃ یا نماز۔جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہےاس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ وہ اپنی عبادت کی حفاظت کرےاور اس کے لیے لازم ہے کہ وہ باقاعدگی سے اپنی پنج وقتہ نمازیں پرخلوص طریقہ سے ادا کرے۔اللہ تعالیٰ نے جس وجہ سے نماز کی ادائیگی کو فرض قرار دیا ہے۔وہ یہ ہے کہ انسان اس کے بغیر روحانی طور پر زندہ نہیں رہ سکتا۔دوسرے الفاظ میں صلوٰۃ انتہائی ضروری اور اہم ہےاور اس کے بغیر ایک انسان کا ایمان اور اس کی روحانیت قائم نہیں رہ سکتی۔اللہ کے فضل سے کئی نوجوان احمدی بڑی مستعدی سے نماز ادا کرتے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ذاتی تعلق پیدا کیا ہوا ہے۔میں نے کئی نوجوان احمدیوں میں یہ روح دیکھی ہےاور یہ ان کے خطوط سے جو وہ مجھے لکھتے ہیں اس سے بھی واضح ہوتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معاملہ میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے معیاروں کو کبھی بھی گرنے نہ دیں۔ہمیں مسلسل اپنے خالق کے تعلق کو مزید بہتر اور مضبوط بناتے رہنا چاہیے۔جس طرح ہمارا جسمانی بدن کھانے اور ہوا کا محتاج ہےاسی طرح ہماری روح کو بھی روحانی غذا کی ضرورت ہے…یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے ہماری جماعت کو ہر عمر کے لوگ عطا کیے ہیں جو کہ کسی بھی ڈیوٹی،خدمت اور قربانی کیلئے ہمہ وقت تیاررہتے ہیں انہیں جب بھی بلایا جاتا ہے تو لبیک کہتے ہیں اور ان کا دین جس بھی خدمت اور قربانی کا متقاضی ہوتا ہے اس کے لئےاپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ مثلاً ابھی جلسہ سالانہ یوکے پر ہزاروں مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے کاموں اور روزانہ کے معمول کی مصروفیات کو جماعت کی خاطر چھوڑ کراپنے آپ کو ڈیوٹی کیلئے پیش کیااور اسی طرح کچھ حد تک اس اجتماع کی تیاری کیلئے بھی ایسا ہوا۔ کئی لوگ تو کئی دنوں بلکہ کئی ہفتوں تک آرام کی نیند نہ سو سکے لیکن ایک دفعہ بھی نہیں ہوا کہ انہوں نے اپنی ڈیوٹیوں میں تساہل برتی یا کسی بھی قسم کی بے چینی یا تھکاوٹ کا اظہار کیا۔ اسی طرح جب انفاق فی سبیل اللہ کا سوال آتا ہےتودنیا بھر میں کئی احمدی ہیں کہ جب بھی کوئی مالی تحریک کا اعلان ہوتا ہے تو فراخ دلی سے رقوم پیش کرتے ہیں اور تبلیغ اسلام میں اپنا کردار ادا کرنے کیلئے بڑی بڑی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ اہم بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ صرف عارضی قربانیاں پیش کرنا یا عارضی چند دنوں کیلئے متقیانہ زندگیاں گزارنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں ایک مستقل متقیانہ کیفیت چاہتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے واضح کردیا ہے کہ اس کے حصول کیلئے بنیادی چیز نماز ہے۔اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ’’نماز کو قائم کر۔یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔‘‘ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔ اس زمانہ میں بہت سی برائیاں معاشرہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔بہکا دینے والے گناہ ہر موڑ پر کھڑے ہیں جو معاشرہ کی بنیاد کو اکھیڑنے میں مصروف ہیں۔ ایک برائی جس کے بارے میں مَیں خصوصاً آپ سب کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں وہ جھوٹ ہے۔ معاشرے کی ہر سطح پر جھوٹ اس قدر سرایت کر چکا ہے کہ کئی لوگ اپنی دنیاوی خواہشات اور فوائد کو پورا کرنے کیلئے سوچے سمجھے بغیر جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں اور اپنے جھوٹوں کو بہت ہی معمولی سمجھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو انتہائی بڑا گناہ قرار دیا ہےاور اسے اس فرد کیلئے اور پھر معاشرہ کیلئے نقصان دہ قرار دیا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن 29 نومبر 2022ء)

قرآن کی تلاوت

رہبر ہے رہبری ہے قرآن کی تلاوت
ہر صبح سر خوشی ہے قرآن کی تلاوت

لگتا ہے ایسے جیسے خوشبو خدا کی لائی
ایماں کی تازگی ہے قرآن کی تلاوت

معبود اور بندے کے درمیاں لڑی ہے
اک ربطِ باہمی ہے قرآن کی تلاوت

پانچوں نمازیں بے شک ہیں قرب کا ہی زینہ
اور اس پہ دلکشی ہے قرآن کی تلاوت

دنیا کے راستے کے اُجڑے ہوئے دلوں کو
سر سبز کر رہی ہے قرآن کی تلاوت

اترا نبیؐ کے دل پر جبریل لے کے آیا
احمدؐ کی پیروی ہے قرآن کی تلاوت

پڑھتے ہوئے ٹھہرنا اور غور و خوض کرنا
بے شک یوں آگہی ہے قرآن کی تلاوت

اس کے بغیر خالی خاکی بدن ہے لاشہ
سانسیں ہیں زندگی ہے قرآن کی تلاوت

اس نے کیا ہے روشن دل کو دیا بنا کر
جس جس نے بھی سنی ہے قرآن کی تلاوت

دیا جیم۔ فجی

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام

اکرامِ ضیف

قسط 46

اے اللہ !تو محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر درود اور برکتیں بھیج جیساکہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود اور برکتیں بھیجیں۔ یقیناً تو حمید اور مجید ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی صفات اور برکات عطا فرمائیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر خلق عظیم پر قائم فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کو پسند آئی اسے قرآن کریم میں محفوظ کرلیا۔

”اور یقیناً ابراہیم کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے سلام کہا۔ اس نے بھی کہا سلام اور ذرا دیر نہ کی کہ ان کے پاس ایک بُھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔“

(ہود:70)

آنحضرت ﷺ میں بھی یہ خُلق بدرجۂ اتم موجود و معروف تھا جب پہلی دفعہ وحی نازل ہونے پر آپ ﷺ سخت گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہانے تسلی دیتے ہوئے آپ ﷺ کی جن صفات کا ذکر کیا ان میں آپ ﷺ کی مہمان نوازی بھی شامل تھی۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ اقرأباسم ربك...حدیث نمبر4953)

دین اسلام میں جیسے مہمان نوازی اور حقوق العباد کا خیال رکھنے کا درس دیا گیا ہے اور کسی مذہب میں نہیں ملتا اور بانیٔ اسلام حضرت محمد عربی ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لا تا ہے تو اسے چاہئے کہ مہمان کی تکریم کرے۔“

(بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف وخدمتہ ایاہ بنفسہ حدیث 6135)

قرآن پاک میں مسافروں کے لئے ابْنِ السَّبِیْل کا لفظ آیا ہے اور ان پر مال خرچ کرنے اور ان کا حق دینے کی تاکید ہے۔ آپ ﷺ نے مامور من اللہ کی حیثیت سے تالیف قلوب اور دعوت الی اللہ کے لئے مہمان نوازی کا آغاز ایک بڑی دعوت سے کیا۔ پہلی دفعہ خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا تو دوسری دعوت کا اہتمام کیا۔ جس کے نتیجہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صورت میں پھل ملا۔

اسلام کا آغاز ہوُا تو نَوواردان پیارے آقا ﷺ کے ذاتی مہمان ہوتے۔ گھر کی خواتین جو کچھ میسر ہوتا پیش کردیتیں۔ اگر مہمان زیادہ ہوتے تو اپنے اصحاب کو تحریک فرماتے کہ مہمان کو ساتھ لے جائیں اور خدمت کریں۔ مکہ مدینہ کا رہن سہن اور ماحول ہمارے آج کے زمانے سے بہت مختلف تھا۔ عام لوگ محنت مزدوری کرکے بمشکل گزر اوقات کرتے۔ زندگی سادہ تھی۔ آسائشیں کم تھیں۔ مہمانوں کے لئے کوئی الگ انتظام نہیں ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے متبعین کی اس طرح تربیت فرمائی کہ وہ اپنی ضرورت کو پس پشت ڈال کر ایثار اور قربانی سے دوسروں کا خیال رکھتے۔ ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ انسانی نفسیات پر گہری نظر رکھتے تھے۔ ضرورتمند کو چہرے سے پہچان لیتے اور اسے احساس دلائے بغیر ضرورت پوری کرنے کا انتظام فرماتے۔ آپ ﷺ نے مہمانوں کے خوش دلی سے استقبال کی تلقین فرمائی۔ ماحضر بغیر یہ دریافت کئے کہ آپ کو کھانا چاہئے ؟ وقت پر پیش کرنے کی تاکید فرمائی۔ مہمان کے ساتھ آخرتک کھانے میں شریک رہنے کو پسند فرمایا تاکہ اسے کسی قسم کی خجالت وندامت نہ ہو کہ وہ اکیلا کھا رہا ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ باب النھی ان یقام عن الطعام:3285)

آپ ﷺ نے مہمان کو الوداع کرتے ہوئے مہمان کی عزت کی خاطر اس کے ساتھ گھر کے دروازے تک جانے کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔

(ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ باب الضیافۃ:3349)

مہمان نوازی میں کسی صلہ یا ستائش کی لالچ رکھنے سے منع فرمایا۔ یہ کارخیر صرف رضائے الٰہی کی خاطر ہو۔ نیز تکلفات اور دکھاوے کو ناپسند فرمایا۔

میزبانوں کے ساتھ آپ ﷺ نے مہمانوں کو بھی آداب سکھائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ پر تکلف مہمان نوازی ایک دن رات ہے جبکہ عمومی مہمان نوازی تین دن تک ہے۔ اور تین دن سے زائد صدقہ ہے۔ مہمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اتنا عرصہ میزبان کے پاس ٹھہرا رہے کہ جو اس کو تکلیف میں ڈال دے۔

(بخاری کتاب الادب۔ باب اکرام الضیف)

مہمان کو چاہئے کہ میزبان کا شکر گزار ہو کر دعا دے آپ ﷺ جب انصار میں سے کسی کے ہاں مہمان جاتے تو آپ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ کھانا وغیرہ تناول فرماکر واپس جانے سے پہلے وہاں دو رکعت نماز نفل ادا فرماتے یا موقع کی مناسبت سے اہل خانہ کے لئے اور ان کے رزق میں برکت کے لئے خاص طور پر دعا کرتے۔

(بخاری کتاب الادب باب الزیارۃ ومن زار قوماً فطعم عندھم)

آپ ﷺ نے اپنے عمل سے دکھایا کہ جس کو دعوت دی گئی ہے وہ اپنے ساتھ زائد لوگوں کو نہ لے کر جائیں۔ ایک دفعہ ابوشعیب انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور عرض کیا کہ چار افراد اپنی مرضی سے ساتھ لے آئیں۔ دعوت پر جاتے ہوئے ایک اور شخص بھی ساتھ تھا۔ رسول کریم ﷺ نے میزبان کو بے تکلفی سے فرمایا کہ آپ نے تو پانچ افراد کی دعوت کی تھی۔ ایک زائد آدمی ہمارے ساتھ آگیا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو یہ آجائیں ورنہ یہ واپس چلے جاتے ہیں۔ میزبان نے بہت خوشی سے اجازت دے دی۔

(بخاری کتاب الاطعمہ باب الرجل یتکلّف الطعام لاخوانہ)

ایک فارسی نو مسلم حضور ﷺ کا ہمسایہ بنا جو سالن بہت عمدہ تیار کیا کرتا تھا۔ اس نے حضور ﷺ کے لئے سالن تیار کیا اور حضور ﷺ کو دعوت دینے آیا تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں پوچھا کہ ان کو بھی ساتھ بُلایا ہے نا؟ وہ بولا نہیں حضور ﷺ نے فرمایا پھر ہم بھی نہیں آتے۔ دوسری دفعہ وہ پھر دعوت دینے آیا تو آپ ﷺ نے پھر وہی سوال کیا۔ تیسری مرتبہ اس نے حامی بھری۔ تب حضور ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے گھر کھانے کے لئے تشریف لے گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد3صفحہ 123بیروت)

آپ ﷺ کی میزبانی کا ایک واقعہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں بیان فرماتے ہیں:

”ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے غریبی کواختیار کیا۔ کوئی شخص عیسائی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ حضرت نے اس کی بہت تواضع و خاطر داری کی۔ وہ بہت بھوکا تھا۔ حضرت نے اس کو خوب کھلایا کہ اس کا پیٹ بہت بھر گیا۔ رات کو اپنی رضائی عنایت فرمائی۔ جب وہ سو گیا تو اس کو بہت زور سے دست آیا کہ وہ روک نہ سکا۔ (اس بیچارے کا پیٹ خراب ہو گیا) اور رضائی میں ہی کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے سوچا کہ میری حالت کو دیکھ کر کراہت کریں گے۔ شرم کے مارے وہ نکل کر چلا گیا۔ جب لوگوں نے دیکھا تو حضرت سے عرض کی کہ جو نصرانی عیسائی تھا وہ رضائی کو خراب کر گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ مجھے دو تاکہ مَیں صاف کروں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں۔ ہم جو حاضر ہیں، ہم صاف کر دیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا، اس لئے میرا ہی کام ہے اور اٹھ کر پانی منگوا کر خود ہی صاف کرنے لگے۔ وہ عیسائی جب کہ ایک کوس نکل گیا تو اس کو یاد آیا کہ اس کے پاس جو سونے کی صلیب تھی وہ چارپائی پر بھول آیا ہوں۔ اس لئے وہ واپس آیا تو دیکھا کہ حضرت اس کے پاخانہ کو رضائی پر سے خود صاف کر رہے ہیں۔ اس کو ندامت آئی اور کہاکہ اگر میرے پاس یہ ہوتی تو مَیں کبھی اس کو نہ دھوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص کہ جس میں اتنی بے نفسی ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ370-371 جدید ایڈیشن)

آپ ﷺ بنفس نفیس مہمانوں کی خاطر داری میں خوشی محسوس فرماتے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ حضور ﷺ کے ہاں مہمانی کا شرف حاصل ہوا۔ آپ ﷺ نے ران بھوننے کا حکم دیا اور پھر چھری لے کر گوشت کاٹ کاٹ کر مجھے عطافرمانے لگے۔

(ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب فی ترك الوضوء من مسّت النار:160)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت نبی کریم ﷺ کی شادی حضرت زینب بنت جحش سے ہوئی تو مجھے میری والدہ اُمِّ سُلَیم نے حَیس نامی کھانا تیار کیا اور پھر وہ کھانا مجھے دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ جب مَیں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا اس برتن کو رکھو۔ پھر کچھ آدمیوں کا نام لے کر فرمایا کہ ان کو بلا لاؤ اور ہر وہ شخص جو تمہیں ملے اسے کہنا کہ میں بلا رہا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے آنحضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق کیا۔ جب مَیں واپس آیا تو گھر آدمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کھانے پر رکھا اور اس کو برکت دینے کے لئے کچھ دیر دعا کرتے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ دس دس افراد کو بلانے لگے جو اس برتن میں سے کھاتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ ان کو فرماتے تھے کہ بسم اللہ پڑھ

کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ آنحضور ﷺ اسی طرح ان سب کو بلاتے رہے یہاں تک کہ ان سب نے کھانا کھا لیا۔

(بخاری کتاب النکاح۔باب الھدیۃ للعروس)

آپ ﷺ نے ایسی روایات قائم فرمائیں جن پر عمل ہو تو کوئی انسان بھوکا نہ رہے۔

اسلام کے دورِ ثانی میں حضرت محمد مصطفی ﷺ کے ظل آپ ﷺ کے اسوہ پر چلنے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امرِ تائیدِ حق اور اشاعتِ اسلام کے کاموں میں تیسری شاخ مہمانوں کی خدمت قرار دی فرماتے ہیں :

’’تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرّقہ سے آنیوالے ہیں جو اس آسمانی کار خانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیّتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہ شاخ بھی برابر نشوونما میں ہے۔ اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ 60 ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر اُن میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور اُن کے مشکلات حل کر دئے گئے۔‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد3 صفحہ 14)

مہمانوں کے لئے آپ علیہ السلام کے دل اور دروازہ کھلا رہتا۔ احباب کو قادیان جلدی جلدی آنے اور آکر زیادہ عرصہ ٹھہرنے کی ترغیب دیتے۔ اپنے الدار میں یا قریب ترین ٹھہرانا پسند فرماتے تھے۔ جانتے تھے کہ قریب آنے سے مہمانوں کو آپ علیہ السلام کے قلبِ مطہر کی روشنی سے حصہ ملے گا۔ خدا نمائی کا یہ ذریعہ مخلوق کی بھلائی کے لئے استعمال فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو مہمانوں کی کثرت سے آمد کی اطلاع کے ساتھ ان کے ساتھ حسن سلوک کا درس دیا تھا:

’’ترجمہ۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور میں اپنی طرف سے محبت تیرے پر ڈالوں گا یعنی بعد اس کے کہ لوگ دشمنی اور بغض کریں گے یک دفعہ محبت کی طرف لوٹائے جائیں گے جیسا کہ یہی مہدی موعود کے نشانوں میں سے ہے اور پھر فرمایا کہ جو لوگ تیرے پر ایمان لائیں گے ان کو خوشخبری دے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک قدم صدق رکھتے ہیں۔ اور جو میں تیرے پر وحی نازل کرتا ہوں تو ان کو سنا۔ خلق اللہ سے منہ مت پھیر اور ان کی ملاقات سے مت تھک اور اس کے بعد الہام ہوا۔ وسّع مکانك یعنی اپنے مکان کو وسیع کرلے۔ اس پیشگوئی میں صاف فرما دیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنیوالوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا پس تو اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔‘‘

(سراجِ منیر، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 73)

قادیان آنے والوں کے رتبہٗ بلند کے بارے میں فرمایا:

’’خدا تعالیٰ نے انہی اصحاب الصفہ کو تمام جماعت میں سے پسند کیا ہے اور جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آکر آباد نہیں ہوتا اور کم سے کم یہ کہ یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا۔ اُس کی حالت کی نسبت مجھ کو بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے۔ اور یہ ایک پیش گوئی عظیم الشان ہے۔ اور ان لوگوں کی عظمت ظاہر کرتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے علم میں تھے کہ وہ اپنے گھروں اور وطنوں اور املاک کو چھوڑیں گے۔ اور میری ہمسائیگی کے لئے قادیان میں بود و باش کریں گے۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد نمبر15 صفحہ 262۔ 263)

ابتدا میں مہمان نوازی کا سارا خرچ اورکام آپ علیہ السلام اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کرتے تھے۔مہمانوں میں اضافہ ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے آنے والوں کی مہمان نوازی کے لئے وسائل کی فکر سے بھی مخلصی عطا فرمادی ’’ایک دفعہ بہت قحط پڑ گیا اور آٹا روپے کا پانچ سیر ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو لنگر کے خرچ کی نسبت فکر پڑی تو آپ کو پھر الہام ہوا۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ آج سے لنگر کا خرچ دوگنا کر دو۔ اور بڑا مرغن شوربہ پکا کرتا تھا۔‘‘

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر9 صفحہ105 غیر مطبوعہ)

یہ وعدہ ان گنت طریق پر پورا ہورہا ہے۔ لنگر خانہ مسیح موعودؑ قادیان سے شروع ہو کر اب دنیا کے کئی ملکوں میں پھیل چکا ہے۔اور اس سے ہزاروں لاکھوں افراد فیضیاب ہورہے ہیں۔

لفاظات الموائد کان اکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

احبابِ جماعت کو نصیحت فرمائی:

’’میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور سبّ وشتم تک بھی نوبت پہنچ جاوے تو اس کو گوارا کرنا چاہئے کیونکہ وہ مریدوں میں تو داخل نہیں ہے۔ ہمارا کیا حق ہے کہ اس سے وہ ادب اور ارادت چاہیں جو مریدوں سے چاہتے ہیں۔ یہ بھی ہم ان کا احسان سمجھتے ہیں کہ نرمی سے باتیں کریں۔ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والے کا تیرے پر حق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مہمان کو ذرا سا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ ٹھہریں۔ چونکہ کلمہ کا اشتراک ہے جب تک یہ نہ سمجھیں جو کہیں ان کا حق ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 201-202، سن اشاعت 2016ء مطبوعہ لندن)

ایک دفعہ لنگرخانے کے انچارج کو تاکید فرمائی :’’ دیکھو! بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ492 جدید ایڈیشن)

اہلیہ صاحبہ مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں روایت کرتی ہیں کہ ’’ہمارے ساتھ ایک بوڑھی عورت مائی تابی رہتی تھی اس کے کمرے میں ایک روز بلی پاخانہ کر گئی اس نے کچھ ناراضگی کا اظہار کیا میرے ساتھ دوعورتیں تھیں انہوں نے خیال کیا کہ ہم سے تنگ آکرمائی تابی ایسا کہتی ہے ایک نے تنگ آکر اپنے خاوند کو رقعہ لکھا جو ہمارے ساتھ آیا ہوا تھا کہ مائی تابی ہمیں تنگ کرتی ہے ہمارے لئے الگ مکان کا انتظام کردیں۔ جلال الدین نے وہ رقعہ حضور علیہ السلام کے سامنے پیش کردیا رقعہ پڑھتے ہی حضور علیہ السلام کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ علیہ السلام نے فورا مائی تابی کو بلایا اورفرمایا تم مہمانوں کو تکلیف دیتی ہوں تمہاری اس حرکت سے مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے اس قدر تکلیف کہ اگر خدانخواستہ میرے چاروں بچے مر جاتے تو مجھے اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی مہمانوں کو تکلیف دینے سے پہنچی ہے۔

(سیرت المہدی حصہ پنجم روایت 1322)

ایک دفعہ جب مہمانوں کی زیادتی کی وجہ سے بستر بہت کم ہو گئے تو اپنے گھر میں جو آخری رضائی تھی وہ بھی مہمانوں کودے دی اور خود ساری رات تکلیف میں گزاری۔کسی مہمان کو چارپائی نہ ملی تو اپنی چارپائی بھیج دی یا فوراً تیار کروا دی اور نیا بستر بنوا کر بھیج دیا سردی کے دنوں میں مہمانوں کے لئے انگیٹھی اور کوئلے بھجوائے۔ قرض لے کر بھی مہمانوں کی خدمت کرتے۔کھانا تناول فرماتے ہوئے بھی اپنا کھانا اٹھا کر مہمانوں کو بھیج دیا اور خود دوگھونٹ پانی پر ہی کفایت فرمائی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ ایک دفعہ لاہور سے قادیان آئے تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ بیٹھئے مَیں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ کسی خادم کے ہاتھ کھانا نہیں بھیجا۔ چند منٹ کے بعد کھڑکی کھلی تو حضرت اقدس علیہ السلام اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے کھانا لائے اور فرمایا کہ آپ کھانا کھائیے مَیں پانی لاتا ہوں۔

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ’’خاکسار1907ء میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لیے قادیان حاضر ہوا ایک رات میں نے کھانا نہ کھایا تھا اور اس طرح چند اور مہمان بھی تھے جنہوں نے کھانا نہ کھایا تھا اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا یاایھاالنبی اطعموا الجائع والمعتر منتظمین نے حضور علیہ السلام کے بتلانے پر مہمانوں کو کھانا کھانے کے لیے جگایا خاکسار نے بھی ان مہمانوں کے ساتھ بوقت تقریباً ساڑھے گیارہ بجے لنگر میں جاکر کھانا کھایا۔ اگلے روز خاکسار نے یہ نظارہ دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دن کے قریباً دس بجے مسجد مبارک کے چھوٹے زینے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حضور علیہ السلام کے سامنے حضرت مولوی نورالدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اور بعض اوراصحاب بھی تھے اس وقت حضور علیہ السلام کو جلال کے ساتھ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انتظام کے نقص کی وجہ سے رات کو کئی مہمان بھوکے رہے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ الہام کیا یا ایھاالنبی اطعمواالجائع والمعتر

(سیرت المہدی حصہ چہارم روایت 1176)

ایک دفعہ بیس بائیس مہمان رات کے ساڑھے گیارہ بجے قادیان پہنچے حضور علیہ السلام نے دریافت کیا کہ لنگر میں کوئی روٹی ہے؟ عرض کیا گیا حضور اڑھائی روٹیاں اور کچھ سالن ہے۔ فرمایا وہی لے آؤ۔ مسجد مبارک کی اوپر کی چھت پر سفید چادر بچھا کر حضور ایک طرف بیٹھ گئے۔ ہم تمام آس پاس بیٹھ گئے۔ حضور نے ان روٹیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے مہمانوں کے آگے پھیلا دیئے۔ سب نے سیر ہو کر کھایا اور پھر بھی کچھ ٹکڑے بچے ہوئے تھے تو اُسی چادر میں وہ لپیٹ کر لے گئے‘‘۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر9 صفحہ15 غیر مطبوعہ)

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام مہمانوں سے بہت شفقت اور مہربانی فرماتے آپ نے ایک دفعہ نصیحت کے بقیہ صفحہ 10 پر

مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

بنیادی مسائل کے جوابات

قسط 42

سوال:۔ یمن سے ایک دوست نے بیوی کو دی جانے والی تین طلاقوں کی بابت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں راہنمائی کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 23 اگست 2021ء میں اس مسئلہ پر درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا:۔

جواب:۔ اصل میں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو بیوی کی کسی ناقابل برداشت اور فضول حرکت پر ناراض ہو کر یہ قدم اٹھاتا ہے۔ بیوی سے خوش ہو کر تو کوئی انسان اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیتا۔اس لئے ایسے غصہ کی حالت میں دی جانے والی طلاق بھی مؤثر ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی انسان ایسے طیش میں تھا کہ اس پر جنون کی سی کیفیت طاری تھی اور اس نے نتائج سے بے پرواہ ہو کر جلد بازی میں اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر اس جنون کی کیفیت کے ختم ہونے پر نادم ہوا اور اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اسی قسم کی کیفیت کے بارہ میں قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ۔ (البقرہ:226) یعنی اللہ تمہاری قسموں میں (سے) لغو(قسموں) پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرے گا۔ ہاں جو (گناہ) تمہارے دلوں نے (بالارادہ) کمایا اس پر تم سے مؤاخذہ کرے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بُردبار ہے۔

آپ کی بیان کردہ صورت سے تو بظاہر یہی لگتا ہے کہ آپ مختلف وقتوں میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے چکے ہیں اور قرآن کریم نے ایک مسلمان کو جو تین طلاق کے استعمال کا حق دیا ہے، آپ اسے استعمال کر چکے ہیں اور اب آپ اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ جب تک کہ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ والی شرط پوری نہ ہو۔

بہرحال ان امور کی روشنی میں آپ خود اپنا جائزہ لے کر اپنے متعلق فیصلہ کریں کہ آپ کی طلاق حقیقی رنگ میں تھی یا لغو طلاق کے زمرہ میں آتی ہے۔

سوال:۔ جرمنی سے ایک خاتون نے لڑکوں اور لڑکیوں کا اپنے جسموں کے مختلف حصوں پر Piercings کروانے کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مسئلہ دریافت کیا ہے۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 23 اگست 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا:۔

جواب:۔ اسلام نے چیزوں کی حلت و حرمت کے احکامات کے علاوہ بعض اشیاء کے طیب و غیر طیب ہونے اور بعض کاموں کے لغو ہونے کے بارہ میں بھی تعلیمات دی ہیں۔

زیور پہننے کیلئے لڑکیوں کے کان اور ناک کی حد تک Piercings کروانے کا رواج شروع سے چلا آتا ہے اور اس میں کسی قسم کی قباحت اور ممانعت نہیں پائی جاتی۔ لیکن لڑکوں کیلئے تو کان اور ناک وغیرہ چھدوانا بھی ناپسندیدہ اور لغو کام ہے۔

ہر کام کی ایک حد ہوتی ہے، جب اس حد سے تجاوز کیا جائے تو ایک جائز کام بھی بعض اوقات ناجائز یا لغو کے زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ جس میں پڑنے سے ایک مومن کو منع کیا گیا ہے۔ (سورۃ المومنون:4)

نپلز اور جسم کے ایسے حصوں پر Piercings کروانا جنہیں اسلام نے پردہ میں رکھنے کا حکم دیا ہے ان پر ایسا کام کروانا تو ویسے ہی بےحیائی اور خلاف شریعت فعل ہے۔ باقی زبان پر اور ہونٹوں کے اندر اور باہر Piercings کروانا کئی قسم کی بیماریوں اور انفیکشن کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس لئے میرے نزدیک تو لڑکیوں کیلئے بھی پردہ میں رہتے ہوئے صرف ناک اور کان میں زیور کے استعمال کیلئے Piercings کروانے کی اجازت ہے اور اس سے زیادہ ان کیلئے بھی یہ کام لغو اور ناجائز کے زمرہ میں آئے گا۔

سوال:۔ ڈنمارک سے ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ اور ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں سے کس کی فضیلت زیادہ ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 25/ اگست 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا:۔

جواب:۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ میں ان دونوں مہینوں کی فضیلت کا کوئی باہمی تقابلی جائزہ تو بیان نہیں ہوا۔ بلکہ دونوں مہینوں اور ان میں ہونے والی عبادات کے کثرت سے فضائل و برکات بیان ہوئے ہیں۔ یہ فضائل عمومی رنگ میں بھی بیان ہوئے ہیں اور بعض اوقات حضور ﷺ نے کسی سوال پوچھنے والے کے حالات کے پیش نظر اور بعض اوقات موقعہ محل کے لحاظ سے بھی انہیں بیان فرمایا ہے۔

قرآن کریم اور حدیث میں بیان ہونے والی ان فضیلتوں کی بناء پر بعض اعتبار سے رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور اس میں کی جانے والی عبادتیں اور اس میں نازل ہونے والے احکام بظاہر زیادہ افضل قرار پاتے ہیں اور بعض لحاظ سے ذوالحجہ کا پہلے عشرہ اور اس کی عبادات بظاہر زیادہ افضل ٹھہرتے ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔ سَيِّدُ الشُّهُوْرِ شَهْرُ رَمَضَانَ وَاَعْظَمُهَا حُرْمَةً ذُو الْحِجَّةِ۔

(شعب الایمان للبیھقی، فصل تخصیص آیام العشر من ذی الحجة، حدیث نمبر 3597)

یعنی تمام مہینوں کا سردار رمضان کا مہینہ ہے اور ان میں سے حرمت کے اعتبار سے سب سے عظیم ذوالحجہ کا مہینہ ہے۔

سوال:۔ گھانا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ اگر کسی نے میت کو چھوا ہو تو کیا اس کیلئے غسل جنابت کرنا فرض ہے اور کیا وہ غسل جنابت کئے بغیر نماز جنازہ میں شامل ہو سکتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 25/ اگست 2021ء میں اس مسئلہ کے بارہ میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا:۔

جواب:۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِي غَسْلِ مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ إِذَا غَسَلْتُمُوْهُ فَإِنَّ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجَسٍ فَحَسْبُكُمْ أَنْ تَغْسِلُوْا أَيْدِيكُمْ۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم كتاب الجنائز باب ليس عليكم في غسل ميتكم غسل)

یعنی جب تم اپنے کسی مردہ کو غسل دو تو اس کے بعد تم پر غسل واجب نہیں۔ کیونکہ تمہارے مردے نجس نہیں ہیں۔ مردہ کو غسل دینے کے بعد تمہارا ہاتھ دھو لینا کافی ہے۔

اسی طرح موطا امام مالک میں حضرت اسماء بنت عمیسؓ کے بارہ میں آتا ہے کہ جب انہوں نے اپنے خاوند حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات پر انہیں غسل دیا تو غسل دینے کے بعد وہاں موجود مہاجرین سے پوچھا کہ کیا اب میرے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟ تو اس کے جواب میں ان لوگوں نے کہا کہ نہیں۔

(موطا امام مالک کتاب الجنائز باب غُسْلِ الْمَيِّتِ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم مردہ کو غسل دیا کرتے تھے۔ پھر ہم میں سے بعض خود غسل کر لیتے تھے اور بعض غسل نہیں کرتے تھے۔

(سنن دار قطنی کتاب الجنائز باب التَّسْلِيمُ فِي الْجَنَازَةِ وَاحِدٌ وَالتَّكْبِيرُ أَرْبَعًا وَخَمْسًا)

ان احادیث کے مقابل پر سنن ابی داؤد میں مروی حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں یہ ذکر آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مردہ کو غسل دے اسے چاہیے کہ غسل کرے۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ کی ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ چار چیزوں کی وجہ سے غسل فرمایا کرتے تھے،جنابت کی وجہ سے، جمعہ کے روز، سینگی لگوانے سے اور مردہ کو غسل دے کر۔

لیکن اس مضمون کی روایات کو علماء حدیث نے ضعیف اور منسوخ قرار دیا ہے۔ نیز کہا ہے کہ غسل سے مراد صرف ہاتھوں کا دھونا ہے۔

فقہاء اربعہ کے نزدیک بھی میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا واجب نہیں، صرف مستحب ہے۔ تا کہ میت کو غسل دینے کی وجہ سے اگر انسان کو کوئی گندگی لگ گئی ہو یا گندے پانی کے چھینٹے انسان کے بدن پر پڑ گئے ہوں تو غسل کے نتیجہ میں اس کی صفائی ہو جائے۔

پس جب میت کو غسل دینے کی وجہ سے نہلانے والے پر غسل واجب نہیں ہوتا تو میت کو چھونے والے پر کس طرح غسل واجب ہو سکتا۔ لہٰذا میت کو غسل دینے والا بغیر غسل کے نماز جنازہ میں شامل ہو سکتا ہے، اس میں کوئی ممانعت نہیں۔ ہاں فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ جس طرح باقی نمازوں کیلئے وضوء ضروری ہے اسی طرح نماز جنازہ کیلئے بھی وضوء کرنا ضروری ہے، وہ اسے کرنا چاہیے۔

سوال:۔ کینیڈا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کیا خدا تعالیٰ کا نافرمان اس دنیا میں تکلیف و مصائب میں رہتا ہے یا مومن تکالیف کا شکار رہتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 25 اگست 2021ء میں بارہ میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:۔

جواب:۔ ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے نہایت پُر حکمت کلام کے ذریعہ یہ مضمون ہمیں سمجھا دیا ہے آپ

فرماتے ہیں:۔اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔ یعنی یہ دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد والرقائق بَاب نمبر1)

اس جامع و مانع کلام میں حضور ﷺ نے ہمیں یہ بات سمجھائی ہے کہ ایک مومن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام اور ناپسندیدہ قرار دی جانے والی شہوات دنیا اسی کی خاطر چھوڑ دیتا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر اور اس کی اطاعت میں مجاہدات کرتا اور مشکلات برداشت کرتا ہے، اس لئے یہ دنیا بظاہر اس کیلئے ایک قیدخانہ کی مانند ہو جاتی ہے۔ لیکن جب وہ فوت ہوتا ہے تو اس کی اس عارضی قربانی کے نتیجہ میں اخروی اور دائمی زندگی میں اس کو ان مصائب و مشکلات سے استراحت نصیب ہوتی اور وہ ان دائمی انعامات کا وارث قرار پاتا ہے جن کا خدا تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا ہوتا ہے۔ جبکہ ایک کافر خدا تعالیٰ کے حکموں کو پس پشت ڈال کر اس عارضی دنیا کے ہر قسم کے حلال و حرام سامان زندگی سے فائدہ اٹھاتا اور اسی دنیا کو اپنے لئے جنت خیال کرتا ہے۔ لہٰذا جب وہ مرتا ہے تو اس دنیا میں کئے گئے اپنے کرموں کی وجہ سے اسے اخروی اور دائمی زندگی میں عذاب الٰہی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پس ایک سچے مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اس بات کو اپنے پیش نظر رکھے کہ دنیوی زندگی دراصل ایک عارضی زندگی ہے اور اس کی تکالیف بھی عارضی ہیں۔ اور جن لوگوں کو اس عارضی زندگی میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں ایسے شخص کی اخروی زندگی جو دراصل دائمی زندگی ہے، کی تکالیف دور فرما دیتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک مومن کواس دنیا میں جو بھی تکالیف پہنچی ہیں یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے جو کانٹا بھی چبھتا ہے اس کے بدلے میں بھی اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں اجر لکھ دیتا ہے یا اس کی خطائیں معاف فرما دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والاداب بَاب ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِیمَا یُصِیبُہُ مِنْ مَرَضٍ أَوْ حُزْنٍ۔۔۔)

اس دنیوی زندگی کے مصائب میں اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو سب سے زیادہ ڈالتا ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سے انبیاء پر سب سے زیادہ آزمائشیں آتی ہیں پھر رتبہ کے مطابق درجہ بدرجہ باقی لوگوں پر آزمائش آتی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی آدمی کو حضور ﷺ سے زیادہ درد میں مبتلا نہیں دیکھا۔

(صحیح بخاری کتاب المرضی بَاب شِدَّۃِ الْمَرَضِ)

چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے کئی بچے فوت ہوئے، حالانکہ صرف ایک بچہ کی وفات کا دکھ ہی بہت بڑا دکھ ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

قرآن کریم کے دوسرے مقام میں جو یہ آیت ہے۔ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا۔ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْھَا جِثِیًّا۔(سورۃ مریم:72۔73) یہ بھی درحقیقت صفت محمودۂ ظلومیت کی طرف ہی اشارہ کرتی ہے اور ترجمہ آیت یہ ہے کہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نفس نہیں جو آگ میں وارد نہ ہو یہ وہ وعدہ ہے جو تیرے رب نے اپنے پر امر لازم اور واجب الادا ٹھہرا رکھا ہے پھر ہم اس آگ میں وارد ہونے کے بعد متقیوں کو نجات دیدیتے ہیں اور ظالموں کو یعنی ان کو جو مشرک اور سرکش ہیں جہنم میں زانو پر گرے ہوئے چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔اس آیت میں بیان فرمایا کہ متقی بھی اس نار کی مس سے خالی نہیں ہیں۔ اس بیان سے مراد یہ ہے کہ متقی اسی دنیا میں جو دارلابتلا ہے انواع اقسام کے پیرایہ میں بڑی مردانگی سے اس نار میں اپنے تئیں ڈالتے ہیں اور خدا تعالیٰ کیلئے اپنی جانوں کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ میں گراتے ہیں اور طرح طرح کے آسمانی قضاء و قدر بھی نار کی شکل میں ان پر وارد ہوتے ہیں وہ ستائے جاتے اور دکھ دیئے جاتے ہیں اور اس قدر بڑے بڑے زلزلے ان پر آتے ہیں کہ ان کے ماسوا کوئی ان زلازل کی برداشت نہیں کر سکتا اور حدیث صحیح میں ہے کہ تپ بھی جو مومن کو آتا ہے وہ نار جہنم میں سے ہے اور مومن بوجہ تپ اور دوسری تکالیف کے نار کا حصہ اسی عالم میں لے لیتا ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ مومن کیلئے اس دنیا میں بہشت دوزخ کی صورت میں متمثل ہوتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف شاقہ جہنم کی صورت میں اس کو نظر آتی ہیں پس وہ بطیب خاطر اس جہنم میں وارد ہو جاتا ہے تو معاً اپنے تئیں بہشت میں پاتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ142 تا 145)

دنیوی تکالیف اور آزمائشوں میں بہت سی الٰہی حکمتیں مخفی ہوتی ہیں، جن تک بعض اوقات انسانی عقل کی رسائی ممکن نہیں ہوتی۔ پس انسان کو صبر اور دعا کے ساتھ ان کو برداشت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

’’بعض وقت مصلحت الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی۔ طرح طرح کے آفات، بلائیں، بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں مگر ان سے گھبرانا نہ چاہیے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 23، ایڈیشن 2016ء)

سوال:۔ جرمنی سے ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کیا ایک عورت اپنے مخصوص ایام میں کسی عورت کی میت کو غسل دے سکتی ہے؟ نیز یہ کہ جس شخص کو صدقہ دیا جائے کیا اسے بتانا ضروری ہے کہ یہ صدقہ کی رقم ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 15/ستمبر 2021ء میں بارہ میں درج ذیل ہدایات عطاء فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:۔

جواب:۔ قرآن کریم یا احادیث میں بظاہر کوئی ایسی ممانعت نہیں آئی کہ حائضہ یا جنبی کسی میت کو غسل نہیں دے سکتے۔ البتہ صحابہ و تابعین نیز فقہاء میں اس بارہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ اس کے جواز کے قائل ہیں اور ان کی دلیل آنحضور ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ (السنن الکبریٰ للبیھیقی کتاب الجنائز باب من لم یر الغسل من غسل المیت) یعنی مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔ لہٰذا ان کے نزدیک کسی جنبی یا حائضہ کے میت کو غسل دینے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ ایک گروہ کے نزدیک حائضہ اور جنبی کا میت کو غسل دینا مکروہ ہے۔ اور ایک تیسری رائے یہ ہے کہ اگر مجبوری ہو اور حائضہ اور جنبی کے علاوہ کوئی اور میت کو غسل دینے والا موجود نہ ہو تو اس مجبوری کی صورت میں حائضہ اور جنبی میت کو غسل دے سکتے ہیں لیکن عام حالات میں انہیں میت کو غسل نہیں دینا چاہیے ۔

میرے نزدیک بھی عام حالات میں حائضہ اور جنبی کو میت کو غسل نہیں دینا چاہیے لیکن اگر کوئی دوسرا موجود نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں حائضہ یا جنبی کے میت کو غسل دینے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

آپ کے دوسرا سوال کا جواب یہ ہے کہ صدقہ بتا کر دینا چاہیے کیونکہ کئی لوگ صدقہ لینا پسند نہیں کرتے۔ پھر حدیث میں بھی آتا ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں اگر صدقہ کی کوئی چیز آتی تو آپ اپنے اور اپنے اہل خانہ کیلئے اسے استعمال نہ فرماتے بلکہ اہل صفہ کو بھجوا دیتے لیکن اگر کوئی ہدیہ پیش کرتا تو اس میں سے خود بھی کھاتے اور اہل صفہ کو بھی بھجواتے۔ اس سے توبظاہر یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ کی خدمت میں صدقات اور ہدیہ جات پیش کرنے والے بھی آپ کو بتایا کرتے تھے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے۔ اسی لئے تو آپ اس کے استعمال میں بھی فرق فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق بَاب کَیْفَ کَانَ عَیْشُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِہِ وَتَخَلِّیھِمْ مِنَ الدُّنْیَا)

دعا کا تحفہ

سیّد الاستغفار

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح یا شام یہ دُعا پڑھے اور پھر اُس دن یا رات فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ،خَلَقْتَنِی،وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ،اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ،وَ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِی،فَاغْفِرْلِی فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

(بخاری کتاب الدعوات)

ترجمہ:-اے اللہ! تو میرا ربّ ہے،تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور مَیں تیرا بندہ ہوں،اور مَیں حسبِ توفیق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں،مَیں اپنے عمل کے شرّ سے تیری پناہ میں آتا ہوں،مَیں تیری نعمتوں اور احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ اور تیرے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 115)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

ارشد اقبال بھٹی۔ فن لینڈ

انجم افشاں ودود مرحومہ کی یاد میں

وَ مَنۡ یُّھَاجِرۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ یَجِدۡ فِی الۡاَرۡضِ مُرٰغَمًا کَثِیۡرًا وَّ سَعَۃً ؕ وَ مَنۡ یَّخۡرُجۡ مِنۡۢ بَیۡتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ ثُمَّ یُدۡرِکۡہُ الۡمَوۡتُ فَقَدۡ وَقَعَ اَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ط وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۱۰۱﴾

اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں (دشمن کو) نامراد کرنے کے بہت سے مواقع اور فراخی پائے گا۔ اور جو اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلتا ہے پھر (اس حالت میں) اسے موت آ جاتی ہے تو اُس کا اجر اللہ پر فرض ہوگیا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مرحومہ انجم افشاں ودود صاحبہ موصیہ ہیں (وصیت نمبر 26458)۔موصوفہ دوران ہجرت منزل مقصود پر پہنچنے سے پہلے ہی ایک ماہ کی علالت کے بعد ڈسٹرکٹ ہسپتال، نیگو مبو، سری لنکا میں صرف آخری چار دن ہسپتال میں داخل رہ کر 6/مارچ2019ء صبح 8 بجے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔

اناللّٰہ و انا الیہ راجعون

فاصلے بڑھ گئے پر قرب تو سارے ہیں وہ

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

عہدیداران نیگومبو سری لنکا کی لجنات نے میت کو غسل دیا۔ تجہیز و تکفین کے بعدمکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ جماعت احمدیہ نیگومبو سری لنکا نےمسجد احمدیہ کےوسیع دالان میں بعد نمازعصر نماز جنازہ ادا کروائی۔نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں احمدی عہدیداران اوراحمدی احباب مقامی و پاکستانی احمدی احبابِ جماعت نے شرکت فرمائی۔

نماز جنازہ غائب

حضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمال شفقت اورمحبت و رحمت سےمرحومہ انجم افشاں ودود کا نماز جنازہ غائب 7/مئی یکم رمضان المبارک 2019ءمسجد فضل لندن میں پڑھایا۔

مرحومہ کا خاندانی تعارف

مرحومہ اپنے دادا جان حضرت محترم چوہدری امین اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی اور دادی حضرت محترمہ فضل بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا صحابیہ) کی بڑی پوتی ہیں۔ اسی طرح مرحومہ اپنے نانا جان مرزا رحمت علی (مرحوم) اور نانی جان جنت الفردوس (مرحومہ) آف بگاشیر مظفرگڑھ کی بڑی نواسی ہیں۔

مرحومہ کےوالد محترم چوہدری محمد یوسف صاحب اپنے والدین کے ہمراہ 1947ءمیں قادیان سے ہجرت کر کے لاہور پاکستان تشریف لائے تھے۔مرحومہ کے دادا جان اور دادی جان اور والدین بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودہ خاک مدفون ہیں۔مرحومہ کی والدہ محترمہ قضاء الٰہی سے 31/مارچ 2020ء جنرل ہسپتال لاہور میں مختصر علالت کے بعد اس جہانِ فانی سے کوچ فرما کر وہ بھی اپنے مالک حقیقی الحیّ و القیوم کے پاس چلی گئی ہیں اسی طرح مرحومہ کے حقیقی سب سے بڑے بھائی مکرم چوہدری کلیم اللہ صاحب بھی اسلام آباد ہسپتال میں علاج معالجہ کے دوران مؤرخہ یکم دسمبر2019ءکو اپنی جانِ جان آفریں کے سپرد کر کے اور اپنی اہلیہ نصرت صاحبہ اور تین بیٹوں اور ایک ننھی پوتی کو حوالہ بخدا کر کے ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔

مرحومہ کے والد محترم چوہدری محمد یوسف صاحب آف بیڈن روڈ لاہور مؤرخہ 27/دسمبر 2007ء کومختصر علالت کے بعد وفات پا گئے تھے۔ معمول کے مطابق نماز تہجداور نماز فجر ادا کرنے کے بعد اور تلاوتِ قرآن بھی روزانہ کی طرح ادا کی۔ تاہم صبح بیماری نے اچانک شدید حملہ کیا تب مرحومہ کے چھوٹے بھائی مکرم نعیم اللہ صاحب اور ان کے بیٹے مکرم جری اللہ صاحب اپنے والدِ محترم اور دادا جان کو ہسپتال لے گئے۔ہسپتال جاتے ہوئے اپنی اہلیہ محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ سے کہا جو اس وقت بقید حیات تھیں کہ اب میں واپس نہیں آؤں گا آپ نے میری بہت خدمت کی ہے آپ کا شکر گزار ہوں۔

مرحومہ انجم افشاں ودود صاحبہ اپنے والد صاحب کی وفات کے وقت خاکسار کے ہمراہ مؤرخہ 27/دسمبر 2007ء قادیان جلسہ سالانہ پر تھیں۔ اس وجہ سے والد صاحب کے نماز جنازہ میں شرکت نہ کر سکیں۔ تاہم ان کو اور مجھے ان کے والد محترم اور خاکسار کے خسر مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب کا نماز جنازہ غائب قادیان جلسہ سالانہ پر تمام حاضرین کے ساتھ ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی۔مرحومہ کو تین مرتبہ جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

مرحومہ انجم افشاں ودود اللہ تعالیٰ کی جناب میں بہت خوش قسمت ہیں کہ ان کی شادی خانہ آبادی رخصتی کے وقت ان کے نانا جان، نانی جان،خالہ جان، خالو جان، پانچ پھوپیاں،دو پھوپا جان اور ان کی اولادوں کو بیڈن روڈ لاہور میں تقریبِ شادی میں شرکت کی توفیق ملی۔

مرحومہ شادی سے پہلے بھی لاہور پاکستان میں بطور سیکرٹری اصلاح و ارشاد کی خدمات بجا لا تی رہی تھیں۔اسی تناظر میں خاکسار کوبہت خوشی تھی کہ ہونے والی شریک حیات جماعتی امور سر انجام دے رہی ہیں۔ دیندارااور مخلص شریک حیات اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں۔بعد شادی فوراً ہی نظام وصیت میں شامل ہونے کی اللہ تعالیٰ سےتوفیق پائی۔ مرحومہ حد درجہ خلیق اور ہمدرد تھیں۔خدمت خلق میں پیش پیش تھیں۔

آخری وقت تک مرحومہ جماعتی امور سر انجام دیتی رہیں۔ مرحومہ صوم و الصلوٰت کی پابند تھیں۔ہسپتال میں دورانِ علاج ایک نمازِ عصر ادا نہ کر سکیں تب خاکسار کے کان میں کہا کہ ان میڈیکل آلات، مشینیں جو لگی ہوئی ہیں کی وجہ سے نماز عصر ادا نہیں ہو سکی۔گھر میں بھی میرے ہمراہ نماز با جماعت میں شریک ہو کر میری نماز بھی با جماعت بنا دیتی تھیں۔اب جب میں فن لینڈ گھر میں اکیلا نماز پڑھتا ہوں تو بہت یاد آتی ہیں کہ میری نماز ان کی زندگی میں با جماعت نماز ہو جاتی تھی۔

ان ایام میں مرحومہ مغفورہ کی والدہ محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ بیڈن روڈ لاہور اپنے چھوٹے بیٹے مکرم چوہدری نعیم اللہ صاحب کے ساتھ مقیم تھیں۔ مرحومہ کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری نعیم اللہ صاحب لاہور بھی عرصہ دراز سے پارکن سن بیماری اور پراسٹیٹ، ہرنیا اور پیٹ کی بیماری سے فراش ہیں۔ مرحومہ کی چھوٹی بہن محترمہ طلعت عائشہ فہیم صاحبہ اپنے شوہر فہیم احمد سلیمی اورتین بیٹوں،دانیال، ندیم، قاصد اور ایک بیٹی امۃ المصور کے ساتھ ان دنوں لندن میں مقیم ہیں۔ اور مرحومہ کی سب سے چھوٹی بہن محترمہ بشریٰ ہمایوں صاحبہ اپنے شوہر ہمایوں بیگ اور تین بیٹوں جہانگیر، جمال اور جاہدکے ساتھ گلشن راوی لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔

مرحومہ اپنے خاندان میں اپنی پانچ پھپھیوں اور ان کی اولادوں میں اپنے اعلیٰ اخلاق حسنہ کی بدولت ہمہ وقت ہر دل العزیز رہیں۔ آپ کی پانچ پُھپھیاں اور بیٹے بیٹیاں اور ایک داماد مربی سلسلہ مکرم حیدر علی صاحب حال امام جرمنی جماعت احمدیہ بھی اپنے اہل و عیال کے ہمراہ مرحومہ کے پاس سیرو تفریح کے لئے تربیلہ ڈیم تشریف لائے۔

ازدواجی زندگی

مرحومہ اپنی ذات و صفات میں مشعلِ راہ تھیں۔ انتہائی اطاعت گزار اور فرما نبردار تھیں۔ قبل از نکاح خاکسار دعاؤں میں رات دن مشغول رہا۔ خاکسار نے ازدواجی زندگی کے آغاز کے لئے استخارہ کیا تو خواب میں آواز آئی ”وُدود آئی ہے“۔ یہ واقعی ہی محبت و شفقت کی پیکراور ایثارو محبت سے لبریز تھیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفتِ ودود سے مزین تھیں۔ اسی تناظر میں خاکسار کوبہت خوشی تھی کہ ہونے والی شریک حیات اللہ تعالیٰ کا انمول تحفہ ہےجو اخلاق حسنہ سے عبارت ہے۔خاکسار کے عیوب و کمزوریوں کی پردہ پوش اور رازدار تھیں۔ وہ لباسِ تقویٰ سے آراستہ تھیں۔ 35 سالہ رفاقت میں اپنے شوہر یعنی خاکسار کوکمال انکساری اور کمال فراخی ذہن دل وجاں سے حرز جاں بنا رکھا۔ساری زندگی پردہ پوشی کرتی رہیں، ایک وفا شعار بیوی تھیں۔ انکی قربانیوں کے 35 سالہ دور کو اپنے اور غیر بھی رشک کی نگاہ سے دیکھتے رہے۔ انکے صبر شکر اور 35 سالہ قربانیوں کو ضبط تحریر میں قلمبند کرنا یقیناً خاکسار کے لئے نا ممکن ہے۔

مرحومہ اہلیہ صاحبہ خاکسار کے خاندان میں کمال ایثار و قربانی کے بناء گلہ شکوہ تمام زندگی سر تسلیم خم کیے رہیں۔خاکسار کے خاندان میں والدین 5 بھائی 4 بہنیں اور ان کی اولادیں اوررشتہ داروں میں اور احباب جماعت اندرون و بیرون تمام مرد و زن احباب و خواتین میں بطور نمونہ رطب اللسان رہیں۔

سسرالی معاملات

سسرال میں اپنی ساس امی صاحبہ کی خوشی کے لئےبرابر ہر قربانی دیتی رہیں۔ خاکسار کی والدہ محترمہ سعیدہ پروین صاحبہ اپنی اس بہو کے متعلق دوسری خواتین کے درمیان کہا

کرتی تھیں کہ افشاں نے یعنی میری اس بہو نے کبھی بھی میرے گرم سرد کہنے پر مجھے پلٹ کر جواب نہیں دیا اور ادب و احترام کے لبادہ میں رہ کر خاموش ہو جاتی ہے۔اور میری ہر بات خاموشی سے سن لیتی ہے۔یہ ساس صاحبہ کی طرف سے ایک اطاعت گزار بہو کو سرٹیفیکیٹ ہے۔ الحمدللہ

مرحومہ خاکسار کے والد ماجدصاحب محترم نصیر الدین بھٹی مرحوم، اپنے سسر صاحب کی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش تھیں۔ خاکسار کے والد محترم ہمیشہ اپنی اس بہو کے رطب اللسان رہتے تھے اور بہت دعائیں دیا کرتے تھے۔ ان کا بہو اور سسر کا رشتہ نہ تھا بلکہ باپ اور بیٹی کا رشتہ تھا۔ خاکسار کو بھی والد محترم کی خدمت پر توجہ دلاتی رہتی تھیں۔ مرحومہ آج کے معاشرہ میں تمام رشتوں کے حقوق کی ادائیگی میں سنگِ میل تھیں۔

مرحومہ اہلیہ صاحبہ خاکسار کی بہنوں سے بھی ادب اور احترام سے معاشرت کرتی تھیں۔

خاکسار کی اہلیہ انجم افشاں وددو ایک بہترین بیٹی اور ایک بہترین بہو، ایک بہترین بیوی، ایک بہترین بہن، ایک بہترین خالہ، بہترین پھوپی، ایک بہترین ممانی، ایک بہترین بھاوج، ایک بہترین دیورانی اور جیٹھانی، ایک بہترین نند، ایک بہترین چچی اور تائی تھیں۔ ایک بہترین ہمسائی،دوست اور ایک بہترین احمدی کارکن لجنہ تھیں۔

مرحومہ انجم افشاں کی وفات پرنیگومبو سری لنکا کی اکثر خواتین مرد و زن احمدی اور غیر احمدی، حتیٰ کہ عیسائی خواتین نے کہا کہ آج ہماری ماں مر گئی ہے۔کیونکہ وہ ہر ایک کے دکھ درد میں برابرکی شریک تھیں اور ہر ممکن مالی مدد سے دلجوئی کرتیں تھیں۔مرحومہ خاکسار کی صرف جیون ساتھی اور شریک حیات نہ تھیں بلکہ بینظیر گوہر نایاب صفتِ وددو سے ملبوس،متصف و مزین تھیں۔

مرحومہ موصیہ اورصوم و الصلوٰۃ و تلاوت قرآنِ کریم کی پابند تھیں۔جماعتی اور تنظیمی چندوں و صدقات میں باقاعدہ تھیں۔ حضور انور کے خطباتِ جمعہ باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ہر جمعۃ المبارک کو مسجد میں جمعہ ادا کرتی تھیں۔ خلافت کے فرمودات کی روشنی میں توجہ دلاتی رہتیں۔ دس شرائط بیعت بھی یاد کرواتیں۔

تربیلا ڈیم میں بیاہ کر آئیں تو بطور "سیکرٹری ناصرات" خدمات کا موقع ملا۔ بڑی خوش اسلوبی سے کام کرتی رہیں اور ناصرات کی تربیت لائحہ عمل ناصرات الاحمدیہ اور جماعتی تعلیم کی روشنی میں کرتیں رہیں۔

نیز جماعتی امور سر انجام دیتی رہی ہیں۔ انتہائی دینداری اور اخلاص سے اپنی دینی اور جماعتی ذمہ داریاں ادا کرتی رہیں۔ مرحومہ شادی سے پہلے بھی لاہور پاکستان میں بطور سیکرٹری اصلاح و ارشاد کی خدمات بجا لا تی رہی تھیں۔ اسی تناظر میں خاکسار کوبہت خوشی تھی کہ ہونے والی شریک حیات جماعتی امور سر انجام دے رہی ہیں۔۔ بعد شادی فوراً ہی اللہ تعالیٰ سے نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق پائی۔

تربیلہ ڈیم میں ہمارا سرکاری کوارٹر رہائش گاہ نماز سنٹر بھی تھا،نماز جمعہ بھی ادا ہوتا تھا۔جماعتی ڈش بھی لگی ہوئی تھی۔احبابِ جماعت باقاعدگی سے خطبہ جمعہ حضور اقدس سننے آتے تھے۔ اس دوران لجنات و ناصرات کے جماعتی پروگرام اوردیگر احباب جماعت کے اقل و شرب کا اہتمام و مہمان نوازی بھی باقاعدہ کرتیں رہیں۔

جماعتی و دینی خدمات

مرحومہ خاکسار کے ساتھ لجنات و ناصرات کی تعلیمی و تربیتی امور کے لئے ضلع ہزارہ میں جماعتی دورہ جات میں ہمراہ رہتی تھیں۔ ہری پور، ایبٹ آباد، داتہ، مانسہرہ،پشاورمیں لجنات و ناصرات کی تربیت میں پیش پیش تھیں۔ مانسہرہ میں مکرم رانا کرامت اللہ صاحب (مرحوم) کے گھر میں قیام کے دوران انکی اہلیہ انکی بیٹیوں نواسیوں اور پوتیوں کے ساتھ دینی و تربیتی ماحول میں ان کے ساتھ اپناوقت صرف کرتی تھیں۔

ایبٹ آباد میں تنولی فیملی میں صدر لجنہ ایبٹ آبادکے ساتھ دینی و تربیتی ماحول میں وقت گزارتی تھیں۔ جلسہ سالانہ کے پروگراموں میں باقاعدگی سے ایبٹ آباد میں شرکت کرتی تھیں۔ایبٹ آباد میں جماعتی مخالفت کے دوران میں تنولی فیملی کی دلجوئی کے لئے بھی جاتی رہیں۔

اسی طرح ٹوپی ضلع صوابی میں بھی احمدی لجنات کے ساتھ تربیتی رابطے میں تھیں۔ الغرض سرحد کے تینوں اضلاع میں اکثر و بیشتر دورہ جات میں خاکسار کے ساتھ رہتی تھیں۔

ٹاؤن شپ لاہور میں مختلف وقتوں میں تین حلقوں میں بطورِ سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور تعلیم و تربیت کی ذمہ داریاں نبھاتی رہیں۔

ٹاؤن شپ لاہورمیں ایک حلقہ سیکٹر 1A-میں صدر حلقہ لجنہ محترمہ حفصہ الیاس صاحبہ(حال جرمنی) کی عاملہ میں بطور سیکریٹری تربیت کام کیا۔ دورہ جات اور ماہانہ رپورٹ کے علاوہ دیگر ہفتہ وار رپورٹ بھی مترتب کیا کرتی تھیں۔ صدر لجنہ سیکٹر A-1فرماتی ہیں کہ "مرحومہ کو جماعتی خدمت کا بہت شوق تھا۔ہر خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں"

ٹاؤن شپ لاہورکے ایک دوسرے حلقہ B-1,B-IIمیں بھی صدر حلقہ لجنہ کی عاملہ میں بطور سیکریٹری تعلیم و تربیت کام کیا۔نظام خلافت اور نظا م جماعت اور عہدیداران کی اطاعت اور فرنبرداری اور اطاعت میں بہترین نمونہ تھیں۔

سری لنکا میں ماہ رمضان میں ناصرات اور لجنات و بچیوں کو باقاعدہ نماز تراویح کے لئے پیدل گروپ کی شکل میں اپنی نگرانی میں مسجد لیکر جاتی تھیں اور واپس لاتی تھیں۔

سری لنکا میں مرحومہ مختلف وقتوں میں دو نگران صاحبان لجنہ اماء اللہ سابقہ و موجودہ لجنات کے ساتھ تعلیم تربیت کا کام بجالاتی رہیں۔

- سابقہ نگران لجنہ اماءاللہ پاکستانی نیگومبو سری لنکا (حال کینیڈا) نام عشرت پروین زوجہ مکرم رانا محمد سرور فرماتی ہیں کہ خاکسار مکرم ارسلان سرور شہید مرحوم کی والدہ ہے(بیٹے کی شہادت راولپنڈی 12 ربیع الاول 2014ء) میں ہوئی۔

- نگران لجنہ اماء اللہ فرماتی ہیں کہ "خاکسار 2015ء میں پاکستان سے سری لنکا ہجرت کر کے آئی تو اس کے کچھ مدت بعد ہی سری لنکا میں جماعتی خدمات ادا کرنے کا موقع ملا۔میں اس وقت بہت پریشان تھی کیونکہ میری تعلیم نہ تھی اور مجھے نیگومبو سری لنکا میں حلقہ گلشن ناصر کی " نگران لجنات پاکستانی" مقرر کیاگیا۔ اس وقت میرے ساتھ کچھ عرصہ کے لئے ایک جنرل سیکرٹری مقرر کی گئی جو کہ کچھ ہی ماہ بعدکینیڈا روانہ ہو گئیں۔

مرحومہ کے بارے میں میں جتنا بھی بتاؤں وہ کم ہے کہ وہ میرے ساتھ ہر وقت جماعت کی خدمت کرنے کے لئے تیار رہتی تھیں۔ میں نے جس وقت ان کو آواز دی، خواہ وہ وقت صبح کا ہو، دوپہر کا ہو، گرمی یا شام کا وقت ہو وہ ہر لحہ جماعت کی خدمت کے لئے تیار رہتی تھیں۔ ہمیں جب کوئی جماعتی کام یا پیغام کے لئے حلقہ کا دورہ کرنا پڑتا اگر ہمیں کوئی سواری رکشہ وغیرہ نہیں بھی ملتا تو مرحومہ میرے ساتھ پیدل سفر کر لیا کرتی تھیں اور جماعتی دورہ کئی مرتبہ ہمیں بہت دور دور تک پیدل سفر کر کے احمدی گھروں کو ڈھونڈ کر اُن سے مل کر اُن کی تجنید وغیرہ تیار کی اور نیز کسی بیمار کی تیمارداری کرنے کے لئے دورے کرنے پڑتے تھے وہ میرے ساتھ ساتھ رہتی تھیں۔مجھے انہوں نے کبھی بھی اس بات کا احساس نہیں ہونے دیا کہ میں پڑھی لکھی نہیں بلکہ جو پیغام لکھنا یا بتانا یا کہنا ہوتا ہر ایک چیز میں مجھ سے رہنمائی لیتیں کہ یہ ٹھیک ہے کہ ایسے کرلو ں یا نہیں۔

مرحومہ جس گھر میں جاتیں وہاں بچیوں سے بے حد پیار کرتیں تھیں۔ اور سب کے ساتھ نرم زبان، اخلاق کے ساتھ پیش آتیں۔

آپ پردہ کی بہت زیادہ پابند تھیں اور میرے ساتھ احمدی گھروں میں جانا وہاں ناصرات کو خاص طور پر بہت پیار سے پردہ کرنے کی تلقین کرتیں۔اس کے علاوہ کسی کی تکلیف کے بارے میں سنا تو ان سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔ کہتیں کہ جب تک میں ان کو دیکھ نہ لوں مجھے تسلی نہیں ہوتی۔

ایک واقعہ کا میں یہاں ذکر کرتی ہوں کہ میرے بیٹے مکرم محمد احمد صاحب کا صبح کے وقت موٹر سائیکل پر دوسرے موٹر سائیکل لوکل سری لنکن سے ایکسیڈنٹ ہوگیا اور کافی چوٹیں لگیں جس کی ان کو اطلاع ملی تو فوراً متعلقہ جگہ پر میرے بیٹے کو دیکھنے کے لئے اپنے شوہر کے ساتھ پہنچ گئیں۔ حالانکہ وہاں جانا خطرناک تھا لیکن نہایت ہی بہادر، نڈر اور ہمدردی رکھنے والی خاتون تھیں۔ ایکسیڈنٹ والی جگہ میرے بیٹے سے مل کر پھر میرے پاس میرے گھر آ کر مجھے تسلی دی کہ گھبرائیں نہیں میں مل کر آ رہی ہوں۔آپ کا بیٹامحمد احمد بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے۔

آپ(انجم افشاں صاحبہ) کی کوئی اولاد نہ تھی۔آپ کے بچے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ سب بچے بچیوں کو اپنی اولاد سمجھتی تھیں کہتی تھیں کہ سب میرے ہی بچے ہیں۔ اکثر جمعۃ المبارک کا خطبہ ہمارے گھر میں سنتی تھیں۔آپ ایک اچھی مخلص دوست کے ساتھ ساتھ اپنے شوہر سے بھی بہت پیار کرتی

تھیں اکثر میں اُن کو کھانا کھانے کا کہتی تو کہتیں کہ میں (بھی صاحب) اپنے شوہر کے ساتھ ہی کھانا کھاتی ہوں۔ وفات سے کچھ دن قبل میرے گھر آئیں اور میری پوتی ”عبیرہ احمد“ سے ملیں اور کہنے لگیں کہ آج خاص طور پر صرف اس بچی سے جو کہ تین ماہ کی ہے ملنے آئی ہوں۔ میری بہو جس کا نام ”منیبہ باصرہ“ ہے سے ایک دفعہ کہا کہ اگر میری بیٹی آج زندہ ہوتی تو اس کی عمر بھی تمہارے جتنی تھی۔ ہر افسوس اپنے دل میں رکھتیں، کبھی بھی آنکھوں سے آنسو نہ آئے۔ بہت ہی ہمت والی، وفادار، باپردہ، جماعت کے کاموں میں مخلص، اچھی بیوی، اچھی ساتھی تھیں اور بہترین دوست تھیں۔

ان کی وفات سے چند گھنٹے قبل میں اُن سے ملنے ہسپتال گئی۔ مجھے دیکھ کر اپنے چہرے سے آکسیجن ماسک اُتار کر مجھ ملیں اور کہا کہ مسجد میں میرے لئے دعا کروائیں۔ میں نے فوراً گھر آکر اپنے بیٹے محمد احمد صاحب سے کہلوا کر مسجد میں جلد ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کروائی۔ ان کی وفات کے بعد پوسٹ مارٹم ہونے کے بعد جب غسل دیا گیا تو خاکسارہ کو بھی ان کو غسل دینے کا موقع ملا۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے شوہر اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ اور اس طرح کے بہت سے بابرکت اور مخلص وجود جماعت کو عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین“

- موجودہ نگران لجنہ نیگومبو سری لنکا محترمہ مبشرہ رشید فرماتی ہیں کہ:

”محترمہ انجم افشاں صاحبہ نے اکتوبر 2016ء میں جماعتی خدمات بطور معاونہ تعلیم و تربیت کی حیثیت سے شروع کیں۔ وہ نا صرف تعلیم و تربیت کی خدمات انجام دیتی تھیں بلکہ جو بھی جماعتی خدمت انہیں دی جاتی وہ بخوبی انجام دیتیں۔ حلقہ کی تمام ممبرات لجنہ سے اُن کا خلوص و محبت کا رشتہ تھا۔ اپنے کام کے علاوہ شعبہ ناصرات میں مدد کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ حلقہ نگران لجنہ اور احباب جماعت کے ساتھ اُن کی محبت کے مختلف انداز تھے۔ ہمیشہ سب کی دلجوئی کرتیں اور بچوں کو بے انتہا پیار کرتیں۔

خلافت سے محبت کا اظہار کرتیں اور ہمیشہ جماعتی خدمت کے لئے حاضر رہتیں۔ اللہ کے فضل سے مرحومہ موصیہ تھیں۔ ہمیشہ اپنے چندے کی ادائیگی سب سے پہلے کرتیں اور بعد میں اپنی ضروریات پوری کرتیں۔ جب بھی انہیں کوئی جماعتی تحریک کی ہمیشہ صف اوّل پر رہتیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں خدتعالیٰ اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین“

- نائب سیکرٹری حلقہ تعلیم و تربیت نیگومبو سری لنکا فرماتی ہیں:

”میرا آپ کے ساتھ تعلق صرف ایک سال پر محیط ہے لیکن اس تمام عرصہ میں میں نے آپ کو نہایت شفقت اور محبت کرنے والا پایا۔ پنج وقتہ نمازکی پابند اور قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی تھیں۔ مرحومہ کو قرآن کی تعلیم پر بھی کافی عبور حاصل تھا اور نہایت خوبصورت انداز سے سکھاتی تھیں کہ سننے والے کی روح پر اثر کرتا تھا۔ ہر معاملے میں نہایت مددگار طبیعت کی مالک تھیں اور جماعتی کام نہایت ذمہ داری اور فکر کے ساتھ سرانجام دیتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے لوحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔“

- گروپ لیڈر مکرمہ مبشرہ عمران نیگومبو سری لنکا فرماتی ہیں۔

”آپ ایک نہایت سادہ مزاج اور احساس کرنے والی خاتون تھیں۔ ویسے تو میرا ان کے ساتھ کچھ عرصہ کا ساتھ رہا لیکن اتنا پیار کرنے والی اور تربیت کرنے والی خاتون تھیں کہ لگتا ہے کہ میں ان کو ہمیشہ سے جانتی ہوں۔ تربیت کا اتنا اچھا انداز تھا کہ کلاس کے دوران ہی بہت کچھ سیکھنے کو مل جاتا تھا۔ چندہ جات میں بھی پابند اور بڑھ چڑھ کر ادائیگی کرنے والی تھیں۔ اور بہت خوشی سے ہمیشہ اس بات کا اظہار کرتی کہ میرا سب کچھ میری پیاری جماعت کے لئے ہے۔ پنج وقتہ نماز کا التزام کرنا اور قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنا اور قرآن کریم با ترجمہ آسان طریق سے سیکھانا سب پر بہت عبور حاصل تھا۔ بیماری کے دوران بھی اللہ کے فضل سے نماز تہجد اور تمام نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے کی توفیق پائی۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقشہ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔“

- ایک نو عمر لجنہ حفظ مبارکہ بنت ناصر محمود تحریر کرتی ہیں (حال سویڈن)

”محترمہ انجم افشاں مرحومہ ہمارے حلقہ میں تعلیم و تربیت لجنات و ناصرات کے فرائض سرانجام دیتی رہیں اور اپنے حلقہ کی لجنات کو جماعتی ٹیسٹ کی بھی تیاری کرواتی تھیں اور ناصرات کی کلاس بھی لیتی تھیں۔ جس میں انہیں قرآن پاک سکھاتی تھیں اور نصاب پڑھاتی تھیں۔ جماعتی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ ضرورت مندوں کی مدد بھی بہت زیادہ کرتی تھیں۔ رمضان میں ایک گروپ کی شکل میں تمام لجنات اور ناصرات کو مسجد میں تراویح پڑھانے کے لئے لے کر جاتیں اور اپنے ساتھ واپس لاتیں۔ مالی امداد بھی بہت زیادہ کرتی تھیں۔ ماشاء اللہ ہم سات بہن بھائی ہیں ہم سب کو قرآن سکھاتیں اور ساتھ ساتھ سکول کا بھی پڑھاتی تھیں۔ اور ہمیں نماز کی طرف بہت توجہ دلاتی تھیں اور جماعت کے کاموں سے کبھی نہ کہتی تھی کہ مجھ سے نہ ہوگا چاہے صبح ہو دوپہر ہو یا خواہ رات ہو اگر کوئی بھی کام جماعت کے لئے کہا جائے تو وہ اس کام کو سر انجام دینے کے لئے ہر دم کوشش کرتی تھیں۔ اور نماز وقت کی پابندی سے ادا کرتی تھیں۔ روزانہ باقاعدگی سے دو نفل بھی پڑھتی تھیں۔ ان کے مجھ پر بہت احسان ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

اسی طرح خاکسار (رقم الحروف) کے ساتھ خدمت خلق میں لجنہ کی رہائش کے لئے مکان کی تلاش میں گھنٹوں پیدل ممبرات لجنہ کے لئے کرایہ پر مکان تلاش کرتیں۔

خاکسار کو شعبہ جات کے متعلق بھی باقاعدہ یاد دہانی کرواتی تھیں۔ خاکسار کی جماعتی مصروفیت میں روزانہ اور ہفتہ وار پروگرام میں حاضر ہونے کی طرف توجہ دلاتی تھیں۔

خاکسار نیگمبو سری لنکا میں بطورِ نگران تعلیم و تربیت، نگران نظام وصیت، نگران شعبہ مال، مربی اطفال رہا، خاکسار کو باقاعدہ توجہ دلاتیں کہ موبائل پر احباب جماعت کو پیغام دیں کہ حضور انور کے خطبہ جمعہ سننے کے لئے وقت پر پہنچ کر سنیں، وقت پر جمعۃ المبارک پر مسجد میں پہنچیں، ہر جمعرات کو نفلی روزہ رکھنا، اتوار کو نماز تہجد ادا کرنے کے متعلق موبائل پر میسج کی طرف توجہ دلاتیں۔ کہ احباب جماعت کو توجہ بھی دلائیں اور یاد دہانی بھی کروائیں۔

فیملی رابطے

جماعت احمدیہ سری لنکا نے فیملی گھریلو معاملات اور مسائل کے لئے ہم دونوں میاں بیوی کو احمدی گھروں میں جاکر رابطے کرنا ذمہ داریاں سونپی ہوئی ہیں۔ مرحومہ خاکسار کے ساتھ گھروں میں جاکر صلح کرواتا اور سمجھاتا کہ ہم اور ہماری اولاد جماعت کی امانت ہیں لہذا باہمی محبت اخوت اور پیار اور ایثار کے ساتھ وقت گزارنا ہے۔ خلیفۃ المسیح سے رابطے کرنے ہیں۔ دعاؤں کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں خطوط لکھنے ہیں، نمازوں پر توجہ دینی ہے، تلاوت قرآن کریم میں اپنے آپ کو مشغول رکھنا ہے، جماعتی پروگراموں میں شامل ہونا ہے، اس طرح خود ہی اللہ اور دین کی طرف توجہ رہے گی اور باہمی رنجشیں بھی ختم ہوں گی اور گھروں میں سکون ہوگا۔ حالات کی مناسبت سے تلقین کرتی رہتی تھیں۔

دو مرتبہ جماعت کی ہدایت پر دوسرے شہر کولمبو ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ایک لجنہ کی عیادت اور مشکلات حل کرنے کے لئے خاکسار کو ساتھ لے کر جانا اور مالی امداد کے علاوہ ان کی ضروریات بھی پوری کرنا اور جو لجنہ عدم توجہ کا شکار ہیں اُن سے ملاقاتیں کرنا، انکے گھر آباد رکھنے کے لئے ہر کوشش کرنا اور باوجود ناسازی طبیعت کے وقت اور مال کی قربانی میں پیش پیش تھیں۔

نو مبائعات سے رابطے رکھنا۔ ان کو اولاد کی طرح سمجھ کر عیدی دینا۔ ایک نو مبائعہ نے کہا کہ عیدی لے کر ایسا لگا کہ مجھے میری ماں نے عیدی دی ہے۔ کیونکہ اس کی والدہ غیراحمدی ہے اور پاکستان میں ہے۔ اسی طرح دیگر نو مبائعات کو اور دیگر ناصرات اور لجنات کو بھی عیدی دینا ان کے عملی زندگی میں شامل تھا۔

ضلع پشاور میں ضلعی تربیتی پروگراموں میں، علمی مقابلہ جات میں، جلسہ ہائے سالانہ میں لجنات و ناصرات تربیلہ ڈیم کے ہمراہ بھرپور طریقہ کے ساتھ شمولیت کرتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے سایہ عاطفت اور اپنی جنت الفردوس میں علّیین میں جگہ دے اور مرحومہ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

مدثر ظفر

کیا عقل داڑھ ختم ہو رہی ہے؟

پیدائش کے بعد جسمانی افزائش کے دوران تمام اعضاء کی طرح منہ بھی مختلف ادوار سے گزرتا ہے۔ شیر خوار بچوں کو کھانے اور چبانے کی ضرورت نہیں ہوتی اس لیے دانت مسوڑھوں کے نیچے ہوتے ہیں تا کہ ابتدا میں انہیں دودھ پینے میں آسانی رہے۔وقت کے ساتھ دانت بتدریج مسوڑھوں کو ہٹا کر باہر نکلتے اور بڑے ہونے لگتے ہیں۔ انہیں دودھ کے دانت بھی کہا جاتا ہے ،ان کی تعداد اوسطاً بیس تک ہوتی ہے اور یہ بارہ سال تک رہتے ہیں۔اس دوران بعض دانت گر جاتے ہیں لیکن 13 سال تک نئے اور پرانے دانت پکے ہو جاتے۔ یوں 28 دانت مکمل ہو جاتے ہیں لیکن چار داڑھوں کی جگہ باقی ہوتی ہے۔ دو اوپری جبڑے میں اور دو نیچے والے میں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر انسان کے منہ میں یہ داڑھیں اتنی تعداد میں ہی نکلیں۔

عمر کے ابتدائی حصے میں ان کے نہ نکلنے کی وجہ یہ ہے کہ 32 دانتوں کے لیے درکار جگہ منہ میں نہیں ہوتی۔لیکن 17 سے 21 سال کے درمیان جبڑا اتنا بڑا ہو چکا ہوتا ہے کہ داڑھیں نکل سکیں۔ چونکہ جسم کی نشونما کے ساتھ اعضاء میں سختی پیدا ہو چکی ہوتی ہے اس لیے ان داڑھوں کے نکلنے کے دوران کئی لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر منہ میں اتنی جگہ پیدا نہ ہوئی ہو کہ داڑھیں آسانی سے نکل سکیں تو بہت زیادہ تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔ جب یہ داڑھیں پہلے سے جگہ بنا چکے دانتوں کو دھکیل کر اور مسوڑھوں کو ہٹا کر اپنی جگہ بناتی ہیں تو جبڑے کی شکل بگاڑ دیتی ہیں۔ کئی کیسز میں منہ اور جبڑا ٹیڑھا بھی ہو جاتا ہے اور بذریعہ آپریشن ان داڑھوں کو نکالنا پڑتا ہے۔18 سال کے بعد یہ عمر کے کسی بھی حصہ میں نکل سکتی ہیں۔یہ وہ عمر ہوتی ہے جب انسان لڑکپن کے دور سے شعور ی دور میں قدم رکھتا ہے۔

اردو لغت میں عقل داڑھ کی ذیل میں لکھا ہے ”عربی زبان سے مشتق اسم 'عقل' کے ساتھ ہندی اسم 'داڑھ' لگانے سے مرکب 'عقل داڑھ' بنا۔اردو میں بطور اسم استعمال ہوتا ہے اور سب سے پہلے 1867ء کو ”نور الہدایہ“ میں مستعمل ملتا ہے۔چار دانت جو جوانی میں نکلتے ہیں (یعنی سیانی عمر میں اور یہی ان کی وجہ تسمیہ بتائی جاتی ہے۔)

البتہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ عقل داڑھ نہیں بلکہ ”عقب داڑھ“ ہے کیونکہ یہ جبڑے کے باقی دانتوں کے عقب میں نمودار ہوتی ہے۔عقب داڑھ کا لفظ مرور زمانہ کثرت استعمال سے عقل داڑھ میں تبدیل ہو گیا۔چنانچہ اب اسی طرح غلط العام مستعمل ہے۔ بہرحال دونوں توجیہات قرین قیاس معلوم ہوتی ہیں۔

ابتداء میں انسان کچے گوشت سمیت بغیر پکائے خوراک استعمال کرتے تھے جس کے لیے دانتوں کی تعداد کا زیادہ اور جبڑے کا بڑا ہونا ضروری تھا۔آگ کی دریافت کے بعد نوع انسان نے غذاء کو پکا کر اور نرم کر کے استعمال کرنا شروع کیا جس کی وجہ سے عقل داڑھ کی ضرورت ختم ہو گئی اور منہ کے دہانے چھوٹے ہونے لگے ہیں۔

آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والے سائنسدانوں کی ایک ٹیم اس معاملہ پر تحقیق کر رہی ہے۔ اس ٹیم کی سربراہی ایڈیلیڈ میں فلنڈرس یونیورسٹی کے ڈاکٹر ٹیگن لوکاس کررہے ہیں۔وہ پچھلے کچھ عرصے کے دوران انسانوں میں ہونے والی ان تبدیلیوں کا تجزیہ کرتے رہے ہیں۔ان کی تحقیق کے مطابق جدید انسانوں کے منہ میں دانتوں کے لئے کم سے کم جگہ بن پارہی ہے۔اسکی ابتدائی وجہ ہماری غذاء اور غذائی عادات ہیں۔ انسان پچھلے کئی سو سال سے غذاء کو پکا کر اور نرم کرکے استعمال کر رہا ہے۔سخت اور کچی اشیاء اب ہماری خوراک کا حصہ نہیں چنانچہ اضافی دانتوں کی ضرورت بھی ختم ہو چکی ہے۔اس تبدیلی کی وجہ سے ہمارے چہرے اور جبڑے چھوٹے ہورہے ہیں اور بچے ان تبدیلیوں کے ساتھ ہی پیدا ہورہے ہیں۔ڈاکٹر لوکاس کہتے ہیں کہ ”یہ وقت کے ساتھ ہو رہا ہے کیونکہ ہم نے آگ اور کھانے کی اشیاء کو زیادہ استعمال کرنا سیکھا ہے۔ بہت سارے لوگ عقل داڑھ کے بغیر ہی پیدا ہو رہے ہیں۔“

اس وقت پیدا ہونے والے 20 سے 25 فیصد بچوں میں ایک سے تین تک عقل داڑھیں ہوتی ہیں جبکہ 35 فیصد تعداد ایسے بچوں کی ہے جن میں ایک بھی عقل داڑھ نہیں ہوتی۔

ہر انسان میں دانتوں کی کل تعداد 28 ہوتی۔17 سال کے بعد عمر کے کسی حصے میں کئی لوگوں میں ایک سے چار تک عقل داڑھیں نکل سکتی ہیں۔لیکن وقت کے ساتھ داڑھیں نکلنے یا بالکل نہ نکلنے کے عمل میں پچھلے سو سال میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ ماہرین اس تغیر کو مائیکر ایولوشن کہتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ اگر اسی رفتار سے یہ سلسلہ جاری رہا تو اگلی چند صدیوں میں عقل داڑھ بالکل ختم ہو جائے گی۔

بقیہ: ربط ہے جان محمد سے مری جاں کو مدام از صفحہ 04

بقیہ: ربط ہے جان محمد سے مری جاں کو مدام از صفحہ 04

رنگ میں بہت دلچسپ اور سبق آموز قصہ سنایا:

”ایک دفعہ ایک شخص کو جنگل سے گزرتے گزرتے رات پڑ گئی اور وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا سردی کا موسم تھا، نہ کھانے کو کچھ، نہ جسم گرم کرنے کو آگ تھی درخت کے اوپر دو نر اور مادہ پرندوں نے گھونسلہ بنا یا ہواتھا۔انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ یہ شخص آج ہمارا مہمان ہے۔اسے آرام پہنچانا چاہئے انہوں نے اپنا گھونسلہ نیچے گرا دیا تا کہ وہ آگ جلا سکے۔اسکے بعد انہوں نے سوچا کہ اسے بھوک لگی ہوئی ہوگی تو انہوں نے اپنے آپ کو نیچے گرادیا تاکہ وہ ان دونوں کو بھون کر کھا سکے۔“

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”دیکھو! ان پرندوں نے اپنا سامان بھی دے دیا اور اپنی جانیں بھی قربان کردیں تا کہ اپنے مہمان کو آرام پہنچا دیں اسی طرح ہم کو بھی اپنے مہمان کی خاطر کرنی چاہیے۔“

(الحکم 14 نومبر 1936ء)

آپ علیہ السلام مہمانوں کے جانے سے غم محسوس فرماتے اور مہمان بھی آپ علیہ السلام سے جدا ہوتے وقت افسردہ ہوجاتے۔

مہماں جو کر کے اُلفت آئے بصد محبت
دِل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقتِ رخصت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

(مطبوعہ 7 جون 1897ء)

Punctuation کا درست استعمال

ادارہ الفضل کی طرف سے بار بار توجہ دلانے سے مضمون نویسوں اور کمپوزر حضرات کی طرف سے کمپوزنگ میں بہت بہتری آئی ہے۔ الحمدللہ

تاہم ابھی بھی بہت Scopeباقی ہے۔

1۔ بعض دوست قرآنی آیت کے ساتھ حوالہ دینے کی بجائے ترجمہ کے بعد حوالہ آیت درج کرتے ہیں۔ جو درست نہیں۔ حوالہ آیت کریمہ کا ہے نہ کہ ترجمہ کا نیز بعض دوست آیت کریمہ کے ترجمہ پر Inverted Comma لگاتے ہیں۔ جو درست نہیں۔

2۔ آیات کریمہ پر نہ تو Inverted Comma لگائیں اور نہ ہی بریکٹس۔

3۔ بعض لوگ آیت کریمہ یا بعض دیگر جگہوں پر بڑی بریکٹس[] استعمال کرتے ہیں۔ وہ کسی جگہ بھی استعمال نہ کریں۔

4۔ کوشش کر کے قرآنی آیات Alislam.org سے لے کر آئیں۔ تا غلطی کا کوئی احتمال نہ ہو۔

5۔ کوشش کریں کہ محمد کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کھول کر لکھیں نہ کہ کمپیوٹر والا ﷺ۔

6۔ مضمون ادارہ کو بھجوانے سے قبل ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔

کان اللہ معکم

ابو سعید۔ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن

راشد احمد ۔ سسکاٹون کینیڈا

سسکاٹون کینیڈا میں برفانی طوفان کے دوران خدمت خلق کی کوششیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنین کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ :

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیررشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

(النساء: 37)

رسول اللہ ﷺ ہر طرح کے لوگوں کی مدد کرتے تھے خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں ۔ آپؐ نے مدینہ شہر میں ایک معاہدہ قائم کیا، جہاں مختلف عقائد کے لوگ رہتے تھے اوررسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے درمیان ان کے عقیدے کی بنیاد پر تفریق نہ کر کے بین المذاہب رواداری کا خاکہ پیش کیا۔ آپ کی رحمت سب کے لیے تھی اور آپ نے جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کا درس دیا نیز فرمایا کہ درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے ۔لہٰذا مسلمانوں میں رحمت کا جذبہ اسی مقدس ہستی کی تعلیمات کی وجہ سے ہے۔

گزشتہ اتوار کو کینیڈا کے شہرسسکاٹون Saskatoon میں ایک بڑا برفانی طوفان آیا۔ کرسمس کے موقع پر اور کرسمس کے دن Saskatchewan کےکئی علاقوں کو سردی کی شدید لہر نے بہت متاثر کیا۔ سسکاٹون میں ہفتہ کی رات سے کرسمس کے دن تک متوقع 10سے15سینٹی میٹر تک برفباری کی وارننگ جاری کر دی گئی تھی۔ زیادہ تر لوگ اپنے گھروں سے برف ہٹانے کے لئے مدد کے لیے مختلف ویب سائٹس پر دیکھ رہے تھے۔تعطیلات کی وجہ سے زیادہ تر لوگ اپنے گھروں سے برف ہٹانے میں کامیاب نہ ہو سکے اور کچھ معمر افراد، اکیلی مائیں اور معذور افراد گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ جو اپنے خیراتی اقدامات کے لیے بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال سے تحریک لیتی ہے ۔ قرآن پاک میں آپؐ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت کہا گیا ہے اور یہ آپ کی تعلیمات اور عمل سے ظاہر ہوتا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ سسکاٹون کی ٹیم نے فیصلہ کیا کہ ضرورت مندوں ،بوڑھوں ،حاملہ خواتین یا کسی ایسے شخص کو برف ہٹانے کی خدمات پیش کی جائیں جو ابھی اس مشکل وقت سے گزر رہے ہوں۔

ہم نے مختلف سوشل میڈیا کے ذریعے اس خیراتی پیغام کو کثرت سے پھیلایا۔ ہمارے برف ہٹانے کی خدمت کا پیغام مقامی MLA Bronwyn Eyre نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر بھی شیئر کیا تھا۔ الحمدللہ۔ سال کے اس اہم وقت میں ان کے بارے میں سوچنے پر ہمیں کمیونٹی کے ارکان کی جانب سے بہت پذیرائی ملی۔

اللہ کے فضل سے خدام برادران منفی 20 ڈگری موسم کے باوجود برفانی طوفان کے بعد سسکاٹون اور قریبی علاقوں میں کئی سڑکوں اور پیدل چلنے کے رستوں سے برف صاف کرنے میں کامیاب ہوئے ۔ برف اتنی زیادہ تھی کہ ہماری اپنی گاڑیاں جو کہ لوگوں کی مدد کے لیے نکلیں تھیں، راستے میں پھنس گئیں۔ اللہ کی مدد اور پیارے حضور کی دعاؤں سے خدام بھائی بغیر کسی مشکل کے برف ہٹانے میں کامیاب ہو گئے۔

بہت سے لوگوں نے سوشل میڈیا پر ہماری کوششوں کو سراہا ۔چنانچہ ذیل میں بعض نمایاں پیغامات ہیں۔

Sheila Parent(غیر احمدی رکن)نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا کہ یہ ایک شاندار اقدام ہے۔ انسانیت پر میرا اعتماد بحال کرنے کے لئے آپ کا شکریہ۔

Lester Gardiner فرسٹ نیشن کمیونٹی لیڈر کا کہنا ہے کہ ”یہ ہمیشہ ایک نعمت ہے جب ہمارے نوجوان دوسروں کے ساتھ تعلقات کو بڑھانے کے لئے ان کے سامنے رکھی گئی چیزوں کی پیروی کرتے ہیں.... سب سے پہلے انسانیت“

Philip (غیراحمدی رکن) نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا کہ آپ لوگوں کی بہت مہربانی ہے میں ان مہربان بچوں کو اپنے ریسٹورنٹ کے کچھ گفٹ کارڈ دینا پسند کروں گا۔

Colleen Grieman(غیراحمدی ممبر) کہتے ہیں کہ آپ کی کمیونٹی کی طرف سے دیکھ بھال کا اتنا خوبصورت تحفہ! اس سے محبت کرو۔

(مترجم: غزالہ نرگس۔ برکینا فاسو)

اعلان نکاح

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع بھجواتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ 31؍دسمبر 2022ء بعد نماز ظہروعصر۔ بمقام مسجد مبارک اسلام آباد،یوکے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرما کر ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

- عزیزہ ثانیہ احمد (واقفۂ نو) بنت مکرم ناصر احمد صاحب (جرمنی)

ہمراہ عزیزم محمد صہیب احمد خان (مربی سلسلہ۔MTAیوکے) ابن مکرم سلیم الحق خان صاحب

- عزیزہ لبنیٰ سہیل بنت مکرم سہیل اسلم صاحب (پاکستان)

ہمراہ عزیزم مرغوب احمد (متعلّم جامعہ احمدیہ) ابن مکرم نصیر احمد انجم صاحب مرحوم (مربی سلسلہ)

- عزیزہ ڈاکٹر مبارکہ سعید بنت مکرم سعید احمد اعوان صاحب (پاکستان)

ہمراہ عزیزم ڈاکٹر سید شائل احمد (واقفِ نو) ابن مکرم سید اسد احمد شاہ صاحب(ربوہ)

- عزیزہ فائزہ چیمہ بنت مکرم عرفان اللہ چیمہ صاحب (یوکے)

ہمراہ عزیزم توقیر احمد رانا (واقفِ نو) ابن مکرم طاہر تنویر رانا صاحب(کینیڈا)

- عزیزہ ماریہ ڈار بنت مکرم شکیل احمد ڈار صاحب (یوکے)

ہمراہ عزیزم احتشام احمد ابن مکرم رشید احمد صاحب(کینیڈا)

- عزیزہ لوجین الجیرودی بنت مکرم احمد عبدالکریم الجیرودی صاحب (قطر)

ہمراہ عزیزم محمد اکبر اقبال بٹ ابن مکرم محمد ارشاد اقبال بٹ صاحب(یوکے)

اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ادارہ الفضل تمام کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

سال نو

نیا سال یارب! بنا دے مبارک
خدایا! ملے جس میں ہر دم بشارت
وباؤں کو دنیا سے یارب! مٹا دے
جو بیمار ہیں ان کو تو ہی شفا دے
اسیروں کو یارب! رہا جلد کر دے
تو دامن اسیروں کا خوشیوں سے بھر دے
جو پابندیاں ہیں انہیں بھی ہٹا دے
خدایا! تو خوشیوں کے نغمے سنا دے
نئے سال میں ایسے جلوے دکھا دے
جو پھیلی ہے نفرت اسے تو مٹا دے
ہمیں تو عطا کر دے اپنی پناہیں
تو مومن کی سن لے خدایا! دعائیں

خواجہ عبدالمومن۔ ناروے

عہدِ سالِ نو

آؤ! سب مل کے نئے سال میں اک کام کریں
اپنے ہر کام میں شیطان کو نا کام کریں
شرک کو چھوڑ کے توحید کا دامن پکڑیں
رڈ کریں جھوٹ، صداقت کو ذرا عام کریں
نظر بد ترک کریں، غضِّ بصر اپنائیں
خود پہ وہ مال جو اپنا نہیں، حرام کریں
ظلم کو ظلم سمجھ کر ہوں کھڑے اس کے خلاف
اور خیانت کو بُرا کہنے کی رسم، عام کریں
کوئی دل میں نہ بغاوت ہو، نہ ہو کوئی فساد
دل سے تسلیم سبھی مولا کے احکام کریں
دوسری شرط میں بیعت کی ہے شامل یہ تو
جوش میں آئے اگر نفس، اسے رام کریں
ہم کو تسلیم ہوں احکام شریعت سارے
پانچ وقت اپنی نمازوں کا التزام کریں
ہو یہ کوشش کہ تہجّد بھی ادا ہو جائے
اور قرآں کی تلاوت کا اہتمام کریں
دیں کو دنیا پہ مقدّم ہمیں رکھنا ہو عزیز
سامنے رکھ کے یہ ہر فیصلہ، ہر گام کریں
وقت بیتے جو بھلائی میں وہ انسان کی ہو
دُور دکھ اوروں کے اور، نیکیاں مدام کریں
اپنے رہبر سے محبّت ہو سبھی سے بڑھ کر
دور ہوں دل کے مرض، اُس کا جو اکرام کریں

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔ لندن

ایک سبق آموزبات

انسانیت

انسانیت بلا تفریق مذہب وملت روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے تعلق سے اپنے دل میں ہمدردی کا جذبہ رکھنا، ہر کسی کے دکھ درد میں کام آنا، کسی کی تکلیف پر بے قرار ہونا، کسی مصیبت زدہ کے آنسو پوچھنا، کسی بھوکے کو کھانا کھلانا، کسی ننگے کا تن ڈھانک دینا، راستہ میں گری ہوئی کسی تکلیف دینے والی چیز کو ہٹادینا، ہر کسی کی بھلائی اور خیر خواہی پیش نظر رکھنا، ان سب کے لئے رب العزت سے دعائے خیر کرنا، یہ تمام کام انسانیت کے دائرہ میں آتے ہیں، انسان عربی زبان کا لفظ ہے جوانس سے ماخوذ ہے۔انسان تثنیہ کا صیغہ ہے۔اُنس کے معنی محبت کے، انسان کا معنی دو محبت کے ایک خالق سے محبت دوسرے اس کی مخلوق سے محبت۔خالق سے محبت اور اس کی مخلوق سے نفرت یہ انسانیت کے دائرہ میں شمار نہیں ہوتا۔

(مرسلہ: محمد عمر تماپوری۔ انڈیا)

طلوع و غروب آفتاب

06 جنوری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:38	17:53
مدینہ منورہ	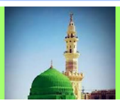	05:44	17:48
قادیان		06:03	17:39
ربوہ		03:42	17:19
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:36	16:12

فقہی کارنر

بیوگان کا نکاح کر لینا بہتر ہے

عورتوں کو خصوصی نصائح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:۔

اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو۔ دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھارا گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ یا رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کواللہ اور رسول پیارا ہے اس کو چاہیے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صد ہا درجہ بہتر ہے۔

(الحکم 10/جولائی 1902ء صفحہ 7)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)